یہ اخبار ہفتہ وار جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہو

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۲

اخبار
اہل حدیث
امرتسر

نمبر ۵۰-۵۱ جلد ۵

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ [illegible]
والیان ریاست سے [illegible]
روساء و جاگیرداروں سے [illegible]
عام خریداروں سے [illegible]
ششماہی [illegible]
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
ششماہی [illegible] شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت بتوسیل زر بنام مالک مطبع و اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر مورخہ ۱۹/۲۶ رمضان المبارک ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۶/۲۳ اکتوبر ۱۹۰۸ء یوم جمعہ

بغض و تہاجر

(سلسلہ کے لئے دیکھو اہلحدیث نمبر گذشتہ)

تمسک احادیث و آثار مین ان حضرات کی غلطی کا بیان

احادیث و آثار سے تمسک کرنے مین ان حضرات نے یہ غلطی کی ہے کہ ایک جانب کی احادیث و آثار کو جن مین غضب تشدد پایا جاتا ہے۔ لے لیا اور دوسری جانب کی احادیث و آثار جن مین تخفیف و ترحم پایا جاتا ہے اور وہ بہ نسبت احادیث و آثار غضب و تشدد شمار مین بڑھکر ہین پس پشت ڈالدیا۔ اور طرفہ یہ ہے کہ ایک حدیث کے نصف حصہ کو لے لیا اور نصف باقی سے آنکھ کو بند کر لیا (جسکی نظر سے انکا حال اس مصرع کا مصداق ہو رہا ہے) ع حفظت شیئاً و غابت عنک اشیاءُ

و معہذا آن حضرت و صحابہ و تابعین کی نیت و اغراض اور انکے تہاجر کے نتائج کا اپنی بدنیت اور نفسانی اغراض اور مفاسد انگیز نتائج پر قیاس کیا۔ اور یہہ گمان کر لیا کہ جس بدنیت اور غرض فاسد سے ہم اہل اسلام سے بغض و تہاجر اختیار کرتے ہین

اسی غرض سے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ و تابعین رضہ کیا کرتے تھے اور جو نتائج ہمارے بغض و تہاجر سے پیدا ہوتے ہین وہی ان حضرات کے تہاجر کے نتائج تھے۔ اس غلط قیاس و گمان کی نظر سے یہہ حضرات اس بیت کے مخاطب و مصداق ہین۔

کار پاکان را قیاس از خود مگیر
گرچہ آید در نوشتن شیر شیر

احادیث و آثار متضمن تخفیف و ترحم کو جن سے ان حضرات نے چشم پوشی کر رکہی ہے ہم اپنے بیان کی تائید کے مقام مین نقل کرینگے۔

اس مقام مین آنحضرت صلعم اور صحابہ و تابعین رضہ کی نیات و اغراض، اور آنکے خشم و تہاجر کے نتائج بین اور ان حضرات کے بغض کے اغراض و نتائج مین فرق بیان کرتے ہین جس سے ان حضرات کے قیاس کی غلطی ثابت ہو۔

آن حضرت صلعم نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس خیال سے مہاجرت (ترک کلامی) نہ کی تھی کہ وہ جرم تخلف (طرائی تبوک* سے پیچھے رہجانے) کے سبب ایسا

* تبوک ایک مقام کا نام ہے جو شام کی جانب دمشق اور مدینہ کے مابین

ناظرین کو عید بہ نیت مبارک

ahmadimuslim.de

لائق نہیں ہے کہ اس سے کلام کرنا جائز نہیں رہا اور اس جرم کے مقابلہ میں اسکا کوئی عمل صالح وایمان اسلام۔ نماز روزہ اور اس سے پہلے مشاہد میں آنحضرت صلعم کے ساتھ ہونا او سعد دینا اس لائق نہیں رہا کہ ان اعمال کی لحاظ سے اس سے محبت کلام

واقع ہے۔ تبوک کی لڑائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پولیٹیکل (ملکی) اور ڈیفنسو (جوابی یا بالمقابلہ) لڑائیوں میں سے آخری لڑائی ہے ۹ سنہ میں یہ واقع ہوئی جب آنحضرت صلعم کو تجار شام کے ذریعہ سے یہ خبر پہنچی تھی کہ قیصر روم (ہرقل) وغیرہ سلاطین نے چالیس ہزار کی جمعیت کے ساتھ مدینہ پر حملہ کرنیکا ارادہ مصمم کیا ہوا اور انکی لخم وجذام وغیرہ عرب کے قبیلے بھی انکے ساتھ اتفاق کیا ہے اس وقت مدینہ اور اسکے اطراف میں آب ودانہ کا ایسا قحط پڑا ہوا تھا کہ بعض لوگ ان درختوں سے گوند نکال کر اسکا پانی نچوڑ کر پیتے اور لید میں سے اناج نکالکر کہاتے۔ اس ناچاری وناداری کی حالت میں آنحضرت صلعم اور انکے جانثار اصحاب کو دفع ومدافعت کے لئے نکلنا پڑا جب آپ مقام تبوک تک پہنچے تو تمام ملک شام پر آپکا رعب چہا گیا لہذا بہت سے مخالفون نے جزیہ (ٹکس) دینا قبول کیا اور جس نے مقابلہ کیا وہ بہی شکست کہا کر تابع ہو گیا اور آپ فتحیاب ہو کر مدینہ کی طرف رجوع فرمایا۔

وسلام جائز نہیں (جیسا کہ اس وقت ایک گناہ کے مرتکب مسلمان کی نسبت خیال کیا جاتا ہے) اور نہ اس ترک کلامی سے آنحضرت صلعم کا یہ مقصود تہا کہ اس کو دائرہ اسلام سے خارج کہا جائے اور اس کو کبھی کوئی مسلمان نہ کہے اور نہ معاذ اللہ جہنم سے ورے اسکو کہیں جگہ نہ ملے۔ (چنانچہ اس وقت کے اہل مجاجرت ایک دوسرے کی مہاجرت کو یہی مقصود وپیش نظر رکہتے ہیں) بلکہ آنحضرت صلعم کی یہ ترک کلامی عین محبت اور خیر خواہی پر مبنی تہی اور اس سے غرض صرف کعب بن مالک اور دو ان جیسے لوگوں کی (جو ایسے نازک وقت میں ایسی ناہمدردی کا تعمد کریں) آیندہ کے لئے ہدایت ونصیحت اور اس ترک کلامی کے ساتھ آنحضرت صلعم اور آپ کے اصحاب نہوی کے نیک طاہر دلون میں حضرت کعب سے جو ترک کلامی کی تہی، دلون میں کعب بن مالک کی اگلی اسلامی ایمانی نصرت اسلامی وغیرہ حسنات وسوابق اسلامی کی لحاظ سے وہی اگلی محبت تہی جیسے کہ ان کے اور ہم رتبہ اصحاب واحباب سے تہی اور اس جرم مخالفت کے سبب کوئی انکو کافر نہ جانتا اور نہ آنسو کا فرون کی سی ذاتی دشمنی رکہتا جیسا کہ اس وقت کا معمول ہے اور اس ترک کلامی کا عرصہ پچاس شب تک طول پکڑ گیا اسلئے تہا کہ ایسے نازک وقت میں (جبکہ قیصر روم وغیرہ سلاطین نے اسلام کی بیخ کنی کا ارادہ کر لیا تہا) ایسے معرکہ اہل اسلام کا پہلو تہی کرنا نہ صرف ایک معمولی جرم تہا بلکہ ایک ایسا سخت وسنگین جرم تہا جسکا فیصلہ بجز شہنشاہ حقیقی جل وعلے کسی کے اختیار میں نہ تہا لہذا آنحضرت صلعم اس مقدمہ میں حکم عدالت اعلے (وحی آسمانی) کے منتظر تہے اپنی تجویز سے کچہ فیصلہ نہ کرنا چاہتے تہے گو دل سے بہت کچھ اپنے رؤف رحیم ہونیکے باعث چاہتے تہے کہ کعب بن مالک کا یہ قصور جلد معاف ہو اور وہ ظاہری مہاجرت بہی دور ہو۔

باب غزوة تبوك وهي غزوة العسرة وكانت اخر غزوة صلعم وكانت في شهر رجب سنة تسع قبل حجة الوداع ×× × وكان السبب فيها ذالك ما ذكره ابن سعد في طبقاته وغيره ان المسلمين بلغهم من الانباط الذين يقدمون بالزيت من الشام الى المدينة ان الروم جمعت جموعا واجلبت معهم لخم وجذام وغيرهم من متنصرة العرب فندب النبي صلعم الناس الى الخروج واعلمهم بجهة غزوهم (قسطلانی صفحہ ۵ جلد ۷)

قال الحلبي بلغ رسول الله صلعم ان الروم قد جمعت جموعا كثيرا بالشام وانهم قدموا مقدماتهم الى البلقا المحل المعروف انتهى وذكر بعضهم ان سبب ذالك ان متنصرة العرب كتبت لهرقل ان هذا الرجل الذي خرج يدعو النبوة هلك واصابت اصحابه سنون اهلكت اموالهم فبعث رجلا من عظمائهم وجهز

اس کی تفصیل کتب حدیث میں موجود ہے اور اسکا خلاصہ ہمنے اندنوں ایک رسالہ	۳ دیکھو اربعین الفاروق (حاشیہ بخاری صفحہ ۶۳۳)

نظم فارسی قصیدہ نعتیہ لامیہ میں دیکہا ہے جو ایک مشہور فاضل مدرسہ عالیہ کلکتہ مولوی ... ۱۳۳۳ھ کی تالیف ہے۔ اس رسالہ میں فاضل مرحوم نے آنحضرت کی وفات کو انبیاء اور دیگر حالات ... اچھی طرح صاف بیان کیا ہے

مسلمان بابت ۱۰ اکتوبر بسبب بیماری شائع نہیں ہو سکا یا انشاء اللہ ۱۵ نومبر کے پرچہ کے ساتھ ہی شائع کیا جائیگا۔ خریداران مسلمان مطلع رہیں۔ خاکسار مینیجر

ہمارے اس دعویٰ پر علاوہ ان دلائل کے جنکو ہم سابق میں بیان کر چکے ہیں

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و
یغفر ما دون ذالک لمن یشاء (نساء)
قال رسول صلعم من شہد ان
لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
وان محمدا عبدہ و رسولہ وان
عیسیٰ عبد اللہ و رسولہ و ابن
امتہ وکلمتہ القاہا الی مریم وروح
منہ والجنۃ والنار حق ادخلہ اللہ
الجنۃ علی ما کان من العمل۔ (مشکوٰۃ
صفحہ ۱۲)
قال رسول اللہ صلعم ثلث من
اصل الایمان الکف عمن قال لا
الٰہ الا اللہ لا تکفرہ بذنب ولا
تخرجہ من الاسلام الخ (مشکوٰۃ)

وہ صریح نصوص قرآن و حدیث دلائل ہیں جنسے آفتاب نیمروز کی طرح ثابت ہے کہ ایمان و اسلام کو کبیرہ گناہ یا کفر کوئی گناہ باطل و بے اعتبار نہیں کرتا اور اسلام و ایمان کی نظر سے مومن کی جب کسی گناہ کی نظر سے اسکے بغض کی نسبت حکم نہ نہیں ہو کہ اسکے ساتھ اسکا [illegible] ہو از قصہ کعب بن مالک میں چند ایسے واقعات اور دلائل موجود ہیں جنسے ہمارا دعویٰ کا ہر ایک جز ثابت ہے۔ اول کعب بن مالک کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] محبت و [illegible] کی دلیل ہے) سوم ابو قتادہ عم زاد بھائی کعب کا بجواب اس سوال کعب کے کہ کیا تو خدا و رسول کا دوست (یعنے مسلمان) نہیں ہوں؟ اسکے اسلام سے انکار نہ کرنا۔ چہارم آنحضرت صلعم کا کعب کو طلاق زوجہ کا دینا بحالت کفر [illegible] حکم نہ دینا پنجم جناب باری سے حضرت کعب کے قصور معاف ہونے پر آنحضرت صلعم کا خوش ہونا اور خوشی سے آپکے چہرے کا مثل چاند کے روشن ہو جانا۔ ششم بعد معافی قصور آنحضرت صلعم کے اصحاب کا کعب کو بشاشت و بشارت سے پیش آنا۔ وغیرہ وغیرہ جنسے صاف ثابت ہوتا ہے کہ انکے دل میں انکا بغض ہرگز نہ تھا صرف بحسب ظاہر بنظر ہدایت و مصلحت ترک کلامی تھی۔

اس بیان کی تصدیق و تائید میں ہم حدیث قصہ کعب کا ایک حصہ نقل کرتے ہیں۔

ونہی رسول اللہ صلعم المسلمین عن
کلامنا ایہا الثلاثۃ من بین من تخلف
عنہ فاجتنبنا الناس وتغیروا لنا
حتی تنکرت فی نفسی الارض فما
ہی التی اعرف فلبثنا علی ذالک خمسین
لیلۃ فاما صاحبای فاستکانا
وقعدا فی بیوتہما یبکیان واما
انا فکنت اشب القوم واجلدہم
فکنت اخرج فاشہد الصلوٰۃ
مع المسلمین واطوف فی الاسواق
ولا یکلمنی احد واتی رسول اللہ
صلعم فاسلم علیہ وہو فی مجلسہ
بعد الصلوٰۃ فاقول فی نفسی
ہل حرک شفتیہ برد السلام
علی ام لا ثم اصلی قریبا منہ
فاسارقہ النظر فاذا اقبلت
علی صلاتی اقبل الی واذا التفت
نحوہ اعرض عنی حتی اذا طال
علی ذالک من جفوۃ الناس مشیت
حتی تسورت جدار حائط ابی
قتادۃ وہو ابن عمی واحب
الناس الی فسلمت علیہ فواللہ
ما رد علی السلام فقلت یا ابا
قتادۃ انشدک باللہ ہل
تعلمنی احب اللہ ورسولہ فسکت
فعدت لہ فنشدتہ فسکت
فعدت لہ فنشدتہ فقال اللہ
ورسولہ اعلم ففاضت عینای
وتولیت حتی تسورت الجدار
حتی اذا مضت اربعون لیلۃ من
الخمسین اذا رسول اللہ صلعم
یأتینی فقال ان رسول اللہ صلعم
یأمرک ان تعتزل امرأتک فقلت
اطلقہا ام ماذا افعل قال لا

آپنے تبوک کی لڑائی سے اپنا اور دو اپنے اور ساتھیوں (یعنے مرارہ اور ہلال) کا جو بدر کی لڑائی میں حاضر ہو چکے تھے پیچھے رہجانا اور آنحضرت صلعم کا جنگ سے فارغ ہو کر مدینہ میں واپس تشریف لانا اور منافقوں کا جھوٹے عذر کرکے جرم تخلف سے بری ہو جانا اور اپنا اور اپنے اُن ساتھیوں (مرارہ اور ہلال) کا راست حال کہکر حضرت تقصیر ہونا بیان کرکے فرمایا کہ اسنے سچ سچ کہدیا تو آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ تم چلے جاؤ تمہارا فیصلہ خدا آپ کریگا۔ اور لوگون سے کہدیا کہ خاصکر ان تینوں سے کوئی نہ بولے لہذا لوگ ہم سے کنارہ کش ہو گئے اور ایسے بے پہچان ہو گئے کہ ہم کو وہ زمین جہاں ہم رہتے تھے اجنبی معلوم ہونے لگی میرے وہ ساتھی تو رو رو کر عاجز ہو گئے اور گھر میں بیٹھ رہے میں جوان اور قوی تھا گھر سے باہر نکلتا اور مسلمانوں کی جماعت نماز میں پڑھتا اور بازارون میں پھرتا پر مجھسے کوئی نہ بولتا میں آنحضرت صلعم کے پاس حاضر ہوکر آپکو سلام کہتا تو دل میں خیال کرتا کہ شاید آپ نے جواب میں لب ہلائے ہیں یا نہیں پھر میں آپکے پاس کھڑا ہوکر نماز پڑھتا اور نظر چرا کر آپکی طرف دیکھتا جب میں نماز کی طرف متوجہ ہوتا تو آپ میری طرف توجہ فرماتے اور جب میں آپکی طرف التفات کرتا تو آپ منہ پھیر لیتے۔ جب لوگوں کی عدم توجہی سے طول کھینچا تو میں اپنے چچا زاد بھائی ابو قتادہ کے باغ میں دیوار پر سے کود کر (یعنے دروازہ کو بچاکر) پہنچا میں نے اسکو سلام کیا تو اُس نے جواب نہ دیا میں نے اسکو دفعہ کہا کیا میں اللہ و رسول کا دوست (یعنے مسلمان) نہیں ہوں؟ تو اُسنے جواب میں کہا خدا اور رسول بہتر جانتے ہیں میں یہ سنکر رو پڑا اور اسی طرح دیوار کود کر

ahmadimuslim.de

بل اعتزلها ولا تقربها وارسل الی صاحبی مثل ذالک فقلت لامرأتی الحقی باھلک فتکونی عندھم حتی یقضی اللہ فی ھذا الامر فلبثت بعد ذالک عشر لیال حتی کملت لنا خمسون لیلۃ من حین نھی رسول اللہ صلعم عن کلامنا فلما صلیت صلوۃ الفجر صبح خمسین لیلۃ وانا علی ظھر بیت من بیوتنا فبینا انا جالس علی الحال التی ذکر اللہ قد ضاقت علی نفسی وضاقت علی الارض بما رحبت سمعت صوت صارخ اوفی علی جبل سلع باعلی صوتہ یا کعب بن مالک ابشر قال فخررت ساجدا وعرفت ان قد جاء فرج و اذن رسول اللہ صلعم بتوبۃ اللہ علینا حین صلی صلوۃ الفجر × × × و انطلقت الی رسول اللہ صلعم فیتلقانی الناس فوجا فوجا یھنئونی بالتوبۃ یقولون لتھنک توبۃ اللہ علیک قال کعب حتی دخلت المسجد واذا رسول اللہ صلعم جالس حولہ الناس فقام الی طلحۃ بن عبید اللہ یھرول حتی صافحنی وھنانی واللہ ما قام الی رجل من المھاجرین غیرہ ولا انساھا لطلحۃ قال کعب فلما سلمت علی رسول اللہ صلعم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یبرق وجہہ من السرور ابشر بخیر یوم مر علیک منذ ولدتک امک قال قلت امن عندک یا رسول اللہ

باہر نکلا۔ اسی حالت پر جالیس راتین گذر گئیں۔ تو آن حضرت صلعم کا ایک [illegible] میرے پاس پہونچا اور آنحضرت آپ کا یہ حکم سنایا کہ تو اپنی عورت سے جدا ہو جا۔ میں نے پوچھا کیا میں اس کو طلاق دیدون تو اسنے کہا کہ طلاق نہیں صرف اس سے علیحدہ رہ۔ یہی حکم آن حضرت صلعم کا میرے ان دونون ساتھیون کو پہونچا × × × × اس کے بعد دس روز اور گذر گئے تو پچاسوین رات کی صبح کو میں نے ایک شخص کو ایک پہاڑی پر پکارتے ہوئے سنا کہا اے کعب خوشخبری لے میں یہ سنکر میں سجدہ شکر میں گر پڑا اور میں نے جان لیا کہ خدا کی طرف سے خوشی کی خبر آئی ہے اور آن حضرت صلعم نے نماز فجر کے بعد ہماری توبہ قبول ہونیکی خبر لوگون کو سنائی۔ میں یہ سنکر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلا تو رستہ میں لوگ فوج فوج مجھ سے ملتے اور مبارکباد کہتے۔ میں مسجد میں داخل ہوا تو طلحہ نے میرا استقبال اور مصافحہ کیا اور مبارکباد دیا جبکہ میں نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو آپکا

چہرہ مبارک خوشی سے چمک رہا تھا جیسا چاند کا ٹکڑا آپ نے مجھے مژدہ سنایا اور فرمایا آج کے دن کی بشارت جو تیری پیدائش کے دن سے تیرے لئے بہتر ہے۔

ابشر بخیر [illegible] من عند اللہ وکان رسول اللہ صلعم اذا سر استنار وجہہ حتی کانہ قطعۃ قمر وکنا نعرف ذلک منہ (بخاری شریف [illegible])

یہی غیبت و غرض و نتیجہ حضرت عمار بن یاسر اور گنہگار لے صحابی کو آنحضرت صلعم کے جواب سلام نہ دینے اور حضرت زینب سے کلام ترک کرنیکا تھا کہ ان حضرات کو ہدایت اور ناظرین و سامعین کو عبرت حاصل ہو اور آیندہ کوئی ایسا کام نہ کرے یہ بات کسی دلیل سے ثابت نہیں ہوتی کہ آن حضرت صلعم ان حضرات سے ان افعال کے سبب ایسا بغض رکھتے تھے کہ ان کو لائق کلام نہ سمجھتے اور نہ انکے افعال کے مقابلہ میں ان کے ایمان اسلام وغیرہ حسنات کو اس لائق نہ سمجھتے کہ انکی نظر اُن سے محبت و سلام وکلام جائز ہو یہ بات کہنا تمام شریعت کو الٹ دینا ہے اور اصول کتاب فرزم کرنا ہے پھر کوئی مومن اہل علم عمداً جرأت نہیں کر سکتا۔ بلکہ اسکے برخلاف ہر ایک اہل علم کو اس امر کا اعتراف ہے کہ ایمان و اسلام کے برابر کوئی عمل لائق لحاظ نہیں ہے۔ اور گناہ (کبایر کیون نہ ہون) حب ایمانی کو باطل نہیں کرتے اس بیان سے پہلی چار حدیثون سے تمسک کرنیمیں ان حضرات کی غلطی ثابت ہوئی رہا پانچوین حدیث میں ان حضرات نے یہ غلطی بلکہ مغالطہ دہی کی ہے کہ اسکے نصف حصہ کو لے لیا ہے اور نصف حصہ کو پس پشت ڈال دیا ہے اور آیۃ افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض [illegible] کے وعید کا کچھ خیال نہیں [illegible] اس حدیث کا پہلا حصہ یہ ہے کہ سب عملون سے بہتر عمل [illegible] ہے دوسرا حصہ [illegible] کے لئے بغض کرنا۔ ان حضرات نے اہل ایمان [illegible] اعمال بد یا عقاید غلط کی نظر سے بغض اختیار کرنے میں دوسرے حصہ پر تو [illegible] کیا مگر اسکے پہلے حصہ کو جس میں نیکیون کی نظر سے حب کا ارشاد ہے پس پشت ڈالدیا۔

اسپر ہم ان حضرات سے سوال کرتے ہیں کہ کیا ان لوگون میں جن سے وہ بغض رکھتے ہیں کوئی نیکی نہیں جسکی نظر سے وہ حب کا محل ہو سکیں کیا انکا لا الہ الا اللہ کہنا اور آن حضرت صلعم کو رسول برحق جاننا نماز پڑھنا روزے رکھنا حج کرنا وغیرہ وغیرہ نیک اعمال نہیں ہیں یا اس گناہ کے مقابلہ میں جسکی نظر سے ان لوگون سے بغض کیا جاتا ہے انکا ایمان اسلام نماز روزہ باطل و بیکار و ناقابل اعتبار و شمار ہے

کفار کو [illegible] وغیرہ اور مرزائیہ وغیرہ کی تردید کرنا وغیرہ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

شق اول کا تو اسے کوئی قائل نہو گا اور یہہ دعوے نکریگا کہ ایمان و اسلام و نماز و روزہ نیک اعمال نہیں۔ شاید ہمارے جواب میں یہہ حضرات شق دوم اختیار کریں اور یہہ کہیں کہ گناہ اور اعتقاد بدعت کے ساتھ ایمان و اسلام کا کچھ اعتبار نہیں اور اسکی تائید میں وہ ان احادیث کو پیش کریں جن میں بعض اعمال بد (زنا۔ چوری وغیرہ) کے مرتکب کا ایمان سے خارج ہونا یا بعض اہل بدعت (خوارج۔ قدریہ۔ جبریہ۔ زیدیہ وغیرہ) کا دین سے خارج ہونا بیان ہوا ہے۔

اسکا جواب ہم رسالہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱۰ و ۱۱ جلد ۹ میں بضمن مضمون کفر و کافر مفصل و مدلل لکھ چکے اور اس میں ثابت کر چکے ہیں کہ بجز (کفر و شرک معروف*) کوئی عمل و عقیدہ ایمان کو باطل و بیکار نہیں کرتا اور اہل بدعت (خوارج۔ قدریہ۔ جبریہ وغیرہ) اہل سنت کے نزدیک کافر نہیں ہیں اور مسلمان کو کسی گناہ یا بدعت کے سبب کافر کہنا معتزلہ و خوارج کا مذہب ہے اور جن احادیث میں بعض اعمال (زنا چوری وغیرہ) کے مرتکب کو کافر یا خارج از ایمان کہا گیا ہے اُن کے مقابلہ میں ایسی ہی احادیث موجود ہیں جنسے اسکا مسلمان رہنا ثابت ہو۔ اس مضمون کو پڑھکر امید ہے کہ یہ حضرات اہل فسق و بدعت کو کافر نہ کہیں گے اور اُن کے ایمان و اسلام کو ناقابل اعتبار و شمار نہ ٹھہراوینگے۔ اس مقام میں ہم چند اور آیات و احادیث اس جواب کی تائید میں نقل کرتے ہیں اور اُن احادیث کا جن میں بعض اہل بدعت کو خارج از دین کہا گیا ہے اور اُن سے مضمون کفر و کافر میں تعرض نہیں ہوا ہے جواب دیتے ہیں۔

سورۃ بقر میں ارشاد ہے کہ جو طاغوت (معبود باطل) سے منکر ہوا اور خدا پر

فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقیٰ لا انفصام لہا (سورۃ بقرہ ع ۳۴)

ایمان لایا اُسنے ایسی مضبوط رسی کو پکڑ لیا جسکو ٹوٹنا نہیں۔

پھر اس ایمان کی تفسیر میں اُسی سورۃ کے اخیر میں فرمایا کہ رسول اور ایمان والے اسپر ایمان لائے جو رسول کی طرف اترا اسیبی خدا پر اور اسکے فرشتوں پر اور کتابوں اور رسولوں پر ایمان لائے یہہ کہکر کہ ہم کسی رسول کو جدا نہیں کرتے۔

آمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل آمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ لا نفرق بین احد من رسلہ (سورۃ البقرۃ ع ۴۰)

حضرت عثمان رضؓ سے روایت ہے کہ آپ کو آن حضرت صلعم کی رحلت کے بعد نجات کی نسبت بڑا غم و تردد لاحق ہوا اس میں آپ ایسے مستغرق ہوئے کہ حضرت عمر فاروق رضؓ کے سلام کا جواب دیکے وہ حضرت ابو بکر رضؓ کے پاس شاکی ہوئے پھر دونوں حضرت ملکر آئے تو آپنے اوس غم و تردد کا یہ سبب بیان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے اور ہمنے آپ سے نجات کی بابت نہ پوچھا۔ صدیق اکبر رضؓ نے فرمایا میںنے آنحضرت صلعم سے یہ سوال کیا تھا آپنے فرمایا۔ جو مجھسے وہ کلمہ جو مینے اپنے چچا ابو طالب کے سامنے پیش کیا تھا اور اُسنے رد کر دیا تھا قبول کرے۔ وہ اسکے لئے نجات ہے۔

عن عثمان رضؓ قال ان رجالا من اصحاب النبی صلعم حین توفی حزنوا علیہ حتی کاد بعضہم یوسوس قال عثمان وکنت منہم فبینا انا جالس مر علی عمر وسلم فلم اشعر بہ فاشتکی عمر الی ابی بکر رضؓ ثم اقبلا جمیعا حتی سلما عہ عہ قال عثمان توفی اللہ نبیہ صلعم قبل ان نسئلہ عن نجاۃ ھذا الامر قال ابو بکر قد سئلتہ عن ذالک عہ عہ قال رسول اللہ صلعم من قبل منی الکلمۃ التی عرضتہا علی عمی فردہا فہی لہ نجاۃ (رواہ احمد) (مشکوٰۃ صفحہ ۹)

اور آن حضرت صلعم نے فرمایا ہے قیامت کے دن ایک شخص کے ننانوے دفتر (اعمال بد) کے کھولے جائینگے جو درازی میں ایسے ہوں گے جیسے نگاہ۔ پھر اُسے خدا تعالیٰ پوچھے گا۔ تو اُن میں سے کسی عمل کا منکر ہے۔ ہمارے فرشتوں (کراماً کاتبین) نے کچھ تجھپر ناحق لکھنے سے ظلم کیا ہے؟ وہ کہے گا نہیں تو اُسے خدا تعالیٰ فرمائیگا تجھے ان اعمال بد کی بابت کچھ عذر کرنا ہے وہ کہیگا نہیں تو خدا تعالیٰ فرمائیگا کیوں نہیں ہمارے پاس تیری ایک نیکی بھی ہے اور آج تجھپر ظلم نہ ہوگا پھر ایک ورق اُسکے اعمال نامہ سے ایسا نکالا جاویگا

عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ سیخلص رجلا من امتی علی رؤس الخلائق فینشر علیہ تسعۃ وتسعین سجلا کل سجل مثل مد البصر ثم یقول اتنکر من ہذا شیئا اظلمک کتبتی الحافظون فیقول لا یا رب فیقول افلک عذر قال لا یا رب فیقول بلی ان لک عندنا حسنۃ وانہ لا ظلم علیک الیوم فتخرج بطاقۃ فیہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ و

* کفر و شرک معروف وہ ہو جسکو خود شارع نے صاف صاف کفر و شرک ٹھہرایا ہے اور اسپر خلود فی النار و عدم مغفرت کا ڈر سنایا ہے۔ نہ وہ کفر جو اہل اسلام بات بات میں ایک دوسرے پر لگاتے ہیں۔ انکا تجویزی و خانہ ساز کفر و شرک موجب حبط اعمال و مبطل ایمان نہیں ہے۔

ahmadimuslim.de

ورسولہ فیقول احضر وزنک فیقول یارب ماھذہ البطاقة مع ھذہ السجلات فیقول انک لاتظلم قال فتوضع السجلات فی کفة والبطاقة فی کفة فطاشت السجلات وثقلت البطاقة فلا یثقل مع اسم اللہ شئ ھذا حدیث حسن غریب ۔
(جامع ترمذی جلد ۲ صفحہ ۹۹)

جسپر کلمہ لکھا ہوگا اور اس شخص کو حکم ہوگا آ اپنے وزن اعمال کر کے وہ عرض کریگا یہ ایک ورق ان دفتروں کے مقابلہ میں کیا حقیقت رکھتا ہے خدا تعالےٰ فرمائیگا تجھپر ظلم نہوگا پھر ان دفتروں کو میزان کی ایک طرف اور اس ورق کو ایک طرف رکھکر وزن کیا جاویگا تو وہ ورق میں بھاری نکلے گا - خدا کے نام کے برابر کسی عمل بد کا وزن نہ ہوگا ۔

اس قسم کی آیات واحادیث (جیسے صاف ثابت ہوتا ہے کہ نجات کا مدار توحید و ایمان ہے جبکو کوئی عمل یا اعتقاد (جو صریح کفر نہو) باطل نہیں کرتا) اور بہت ہیں از انجملہ ایک آیۃ (اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ الخ) اور دو حدیثیں اسی مضمون میں منقول ہو چکی ہیں ۔

(اہل بدعت کو دین سے خارج کرنے والی حدیثوں کا جواب)

احادیث

اس قسم کی حدیثیں جنسے اہل اسلام خصوصاً اہل حدیث اپنے مخالف اشخاص کے ایمان کا بے اعتبار ہونا نکالتے ہیں بہت سی انکی زبان زد ہیں - از انجملہ ایک

یقرؤن القرآن لایجاوز حناجرھم یمرقون من الدین مروق السھم من الرمیة یقتلون اھل الاسلام ویدعون اھل الاوثان لئن ادرکتھم لاقتلنھم قتل عاد

یہ حدیث ہے (جو ان سب میں سے صحیح ہے اور وہ خوارج کے حق میں وارد ہے) کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ وہ قرآن پڑھینگے جو انکے حلق سے نیچا نہ ہوگا وہ دین سے ایسے خارج ہونگے جیسا شکار سے تیر میں انکو پاؤں تو ایسا ماروں جیسے قوم عاد ماری گئی ۔

دوسری حدیث یہ کہ زیدیہ اس امت کے مجوس ہیں وہ بیمار ہو جائیں تو انکی

الزیدیة مجوس ھذہ الامة ان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتوا فلا تشھدوھم

بیمار پرسی نکرو - مرجائیں تو ان کا جنازہ نہ پڑھو ۔

تیسری حدیث یہ کہ میری امت میں دو گروہ ایسے ہیں جنکا اسلام میں کچھ

صنفان من امتی لیس فی الاسلام نصیب القدریة والمرجیة ۔

حصہ نہیں - ایک قدریہ دوسرے مرجیہ ۔

چوتھی حدیث کہ ہر امت میں مجوس ہوتے ہیں اس امت محمدیہ کے مجوس

ان لکل امة مجوساً وان مجوس ھذہ الامة القدریة والمرجیة فلا تعودوھم ان مرضوا ولا تصلوا علیھم ان ماتوا ۔

قدریہ اور مرجیہ ہیں وہ بیمار ہو جائیں تو انکو نہ پوچھو مر جائیں تو انکا جنازہ نہ پڑھو ۔

اسی مضمون کی اور چند احادیث ہیں جنکا ذکر عبارات مؤیدہ جواب میں آتا ہے

جواب

ان احادیث کا (بجز حدیث اول) ایک جواب تو یہ ہے کہ یہ حدیثیں صحیح نہیں اور نہ اس لائق ہیں کہ انکی دستاویز سے کسی مسلمان کلمہ گو کو کافر کہا جائے اور ان عقائد کے سبب جنکی ان احادیث میں مذمت ہے ان کے اقرار اسلام و ایمان کو بے اعتبار ٹھہرایا جائے ۔

شیخ محمد بن طاہر صاحب مجمع البحار نے اپنے تذکرہ موضوعات میں فرمایا

فی المقاصد الزیدیة مجوس ھذہ الامة لم ارہ ولکن لجماعة بلفظ القدریة القزوینی القدریة مجوس ھذہ الامة ان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتوا فلا تشھدوھم موضوع وکذا صنفان من امتی لیس لھما فی الاسلام نصیب القدریة والمرجیة - وفی الوجیز ان لکل امة مجوساً وان مجوس ھذہ الامة القدریة فلا تعودوھم اذا مرضوا ولا تصلوا علیھم اذا ماتوا فیہ جعفر بن الحارث لیس بشئ قلت وثقہ ابن عدی وقال البخاری فی حفظہ شئ یکتب حدیثہ والحدیث ورد بعض الفاظ عن حذیفة وجابر وابن عمر وبعض اسانیدہ علی شرط الصحیح وفی الخلاصة حدیث صنفان من

ہے کہ مقاصد حسنہ میں ہے زیدیہ کے مجوس ہونے کی حدیث میں نے کہیں نہیں دیکھی - ولاکن ایک جماعت نے بجائے زیدیہ لفظ قدریہ کے ساتھ اسکو ذکر کیا ہے - قزوینی نے کہا ہے یہ حدیث جس میں قدریہ کو مجوس کہا ہے موضوع (بناوٹی) ہے - ایسی ہی وہ حدیث جس میں دو قسم کا حکا اسلام میں کچھ حصہ نہیں ذکر ہے - وجیز میں کہا ہے کہ جس حدیث میں قدریہ کو مجوس کہا ہے اسکا راوی جعفر بن حارث ہے جو لاشئے (ہیچ) ہے میں کہتا ہوں (شیخ ابن طاہر ناقل کہتے ہیں) جعفر کو ابن عدی نے ثقہ کہا ہے اور امام بخاری نے اس کے حق میں کہا ہے کہ اسکے حافظہ میں نقصان ہے پر اسکی حدیث لکھی جاسکتی ہے اور یہ حدیث حذیفہ وجابر و ابن عمر وغیرہ

ahmadimuslim.de

امتی الا موضوع۔ وھکذا حدیث من
انتھر صاحب بدعۃ ملأ اللہ امنا
وایمانا موضوع وفی الذیل اذا رایتم
صاحب بدعۃ فاکفھروا فی وجھہ فان
اللہ یبغض کل مبتدع ولا یجوز احد
منھم الصراط ولکن یتھافتون فی
النار فیہ ابراھیم بن ھدیۃ کذاب
اذا مات صاحب بدعۃ فقد فتح
فی الاسلام فتح فیہ ثلاثۃ غیر ضعیف
لو ان صاحب بدعۃ ومکذبا بالقدر
قتل مظلوما صابرا محتسبا بین الرکن
والمقام لم ینظر اللہ فی شیء من امرہ
حتی یدخلہ جہنم فیہ کثیر بن سلیم
ضعیف متروک وقیل واضع وفیہ یحیی
بن المبارک مجہول وفی المختصر ان
اللہ یغضب اذا مدح الفاسق لجماعۃ
من اکرم فاسقا فقد اعان علی
ھدم الاسلام لابن عدی والطبرانی
ولابی نعیم ولفظہم من وقر صاحب
بدعۃ والکل ضعیف او موضوع
کما قال ابو الفتح۔
(تذکرۃ موضوعات ابن طاہر)

مروی ہے اور اس کے بعض اسانید
صحیح کی شرط پر ہیں۔ خلاصہ
میں ہے وہ حدیث جس میں دو قسم
کا ذکر ہے۔ موضوع ہے۔ ایسے
ہی یہ حدیث کہ جو اہل بدعت کو
جھڑکے اسکو خدا امن وایمان سے
بھر دیتا ہے۔ موضوع ہے۔ ذیل
میں ہے کہ حدیث جب تم بدعتی کو
دیکھو تو اس سے ترشروئی کے ساتھ
پیش آؤ کیونکہ خدا بدعتیوں سے
دشمنی رکھتا ہے اور ان میں سے کوئی
پلصراط سے پار نہ ہوگا وہ سب
دوزخ میں گر پڑینگے۔ اس میں
ایک راوی ابراہیم ہے جو بڑا دروغ
گو تھا۔ اور یہہ حدیث کہ جب کوئی
بدعتی مرتا ہے تو اسلام کی ایک
فتح ہوتی ہے۔ اس میں تین راوی
ایسے ہیں جو پسندیدہ نہیں ہیں
اور یہ حدیث کہ اگر کوئی بدعتی یا تقدیر
کا انکاری مظلوم ہوکر حجر اسود اور
مقام ابراہیم کے مابین ثواب کی
نیت پر مجبوس ہوکر مارا جاوے تو خدا
اسکے کسی عمل کو نہ دیکھیگا جب تک کہ اوسکو جہنم میں داخل نہ کرے۔ اس میں ایک
راوی تو سلیم ہے جو نہایت ضعیف اور متروک ہے اور بقول بعض ائمہ یہی
اس حدیث کا بنانے والا ہے۔ اور دوسرا یحییٰ بن مبارک ہے جو مجہول الحال
ہے۔ مختصر میں ہے کہ خدا تعالےٰ خفا ہوتا ہے جب فاسق (گنہگار) کی تعریف
ہوتی ہے۔ جس نے کسی فاسق کی تعظیم کی اُسنے اسلام کے ڈھانے پر اسکو مدد دی
ابن عدی وغیرہ کی روایت میں یوں آیا ہے کہ جس نے بدعتی کی تعظیم کی اوسنے
اسلام کو ڈھا دینے میں اسکو مدد دی یہہ سب حدیثیں موضوع ہیں یا ضعیف۔

چنانچہ امام ابو الفرج ابن جوزی نے فرمایا ہے۔
اور امام محمد بن علی شوکانی نے اپنے تذکرہ موضوعات میں فرمایا ہے یہہ حدیث

حدیث صنفان من امتی لا ینالھما
شفاعتی المرجیۃ والقدریۃ قیل
یا رسول من القدریۃ قال قوم
یقولون لا قدر۔ قیل فمن المرجیۃ
قال قوم یکونون فی اخر الزمان
اذا سئلوا عن الایمان قال نحن
مومنون ان شاء اللہ تعالی رواہ
الجوزقانی عن انس مرفوعا وھو
موضوع وآفتہ مامون بن احمد
السلمی۔ وشیخہ عبد اللہ بن مالک
السعدی۔
حدیث ما کانت زندقۃ الا واصلھا
التکذیب بالقدر رواہ الحارث
فی مسندہ عن ابی ھریرۃ مرفوعا
وابن عدی عن سھل بن سعد
مرفوعا وھو موضوع۔ وآفتہ یحیی
ابن کثیر قال فی اللآلی لہ شواھد
ثم ذکرھا حدیث المرجیۃ والقدریۃ
والروافض والخوارج یسلبھم
ربع التوحید فیلقون اللہ کفارا
خالدین مخلدین فی النار رواہ ابن
حبان عن انس مرفوعا وھو موضوع
وفی اسنادہ محمد بن یحیی بن رزین
وھو دجال یضع۔ (الفوائد المجموعۃ
فی الاحادیث الموضوعۃ للشوکانی)

کہ میری امت میں دو قسم ایسے ہیں جو
میری شفاعت نپاوینگے قدری
جو تقدیر کے منکر ہیں مرجیہ جو اپنے
آپکو مومن کہنے کے وقت انشاء اللہ
کہتے ہیں۔ اس حدیث کی آفت
(جس سے یہہ بلا پیدا ہوئی ہے)
مامون بن احمد سلمی ہے اور اسکا
اوستاد عبد اللہ بن مالک
سعدی۔
یہہ حدیث کہ جو کفر (چھپا ارتداد)
ہے اسکی جڑھ تقدیر کو جھٹلانا ہے
(جسکو حارث نے اپنی مسند میں بروایت
ابوہریرہ آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم سے نقل کیا ہے اور ابن عدی
نے بروایت سہل بن سعد) موضوع
ہے۔ اسکی آفت یحییٰ بن کثیر ہے لآلی
میں (امام سیوطی نے) کہا ہے کہ اس
حدیث کے شواہد موید اور روایات
بھی ہیں پھر انکو ذکر کیا۔
یہہ حدیث کہ مرجیوں قدریوں رافضیوں
اور خارجیوں سے انکی توحید چھین
لیجاویگی اور وہ کافر ہوکر خدا کو ملینگے
اور ہمیشہ دوزخ میں رہینگے۔ ابن حبان
نے بروایت انس آنحضرت صلعم سے
نقل کی ہے اور وہ موضوع ہے اسکی
سند میں ایک یحییٰ بن رزین راوی ہے جو دجال تھا حدیث وضع کیا کرتا تھا۔

(باقی آئندہ)

مذاکرہ علمیہ

مولانا حافظ عبد المنان صاحب محدث وزیر آبادی نے تحریر فرمایا ہے۔ خطبہ میں ترجمہ کرنا وہ حکم رکھتا ہے جو خطبہ بذاتہ حکم رکھتا ہے یعنے ترجمہ خطبہ کا روح ہے۔ خطبہ سے مراد خطاب کرنا ہوتا ہے اور خطاب سے مقصود افہام و تفہیم ہے وہ بجز ترجمہ کے حاصل نہیں ہوتی۔ حدیث میں لفظ یخطب الناس کا جو وارد ہے وہ بالغ دال ہے ترجمہ پر۔ اور لفظ یعظ الناس نیز موید اسکا ہے۔ اور خطبہ میں مقصود احکام کا بیان کرنا ہوتا ہے وہ لوگوں کو بے ترجمہ حاصل نہیں ہوتا۔ اس مسئلہ میں میرا ایک طویل رسالہ غیر مطبوعہ ہے جو انشاء اللہ کبھی شائع ہو کر مخالفین کے تمام شکوک رفع کر دیگا۔

ایڈیٹر۔ علماء کرام کیوں ایسے ضروری مسئلہ کی طرف دل سے توجہ نہیں فرماتے کیوں مخالفین حضرات اپنے خیالات معہ دلائل نہیں پیش کرتے تاکہ مسئلہ منقح ہو کر قوم کے لئے قابل عمل ہو علما کو اپنے خیالات کی اشاعت کرنیکا اس سے اچھا موقع کب ملیگا۔

مذاکرہ علمیہ متعلق بیعت

جناب ایڈیٹر صاحب اہلحدیث السلام علیکم۔ آپکے اخبار میں مذاکرہ علمیہ کا صیغہ بہت اچھا ہے۔ اس سے مسئلہ زیر بحث کے متعلق پوری پوری واقفیت ہو سکتی ہے پہلے میں چاہتا ہوں کہ ایک سوال میرا بھی مذاکرہ میں درج کر دیں سر دست دو علماء اہل حدیث کی رائے تو میں خود ہی بھیجتا ہوں باقی جو حضرات اپنی اپنی تحقیقات بھیجیں آپ انکو بھی درج کر دیں میں اور ناظرین آپکے مشکور ہونگے۔ خاکسار حافظ محمد یوسف پنشنر امرتسر کٹڑہ مہان سنگ۔

سوال بیعت ہونا یعنے مرید ہونا کسی فقیر یا عالم سے ہر مسلمان پر از روئے احادیث و احکام خدا کے فرض ہے یا سنت ہے؟

جواب از مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی مقیم امرتسر:۔ بیعت فرض نہیں سنت ہے بشرطیکہ بیعت لینے والا متقی متبع سنت ہو آجکل کے مشائخ جو انواع شرک و بدعات میں مبتلا ہیں انکی بیعت سے بیزار رہنا دین کا بچاؤ ہے ؎

ای بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے نباید داد دست

زیادہ اس مسئلہ کا تحقیق درکار ہو رسالہ اثبات الالہام والبیعت بادلہ انکتاب الرشد طلب کیجئے۔

جواب از مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری:۔ بیعت اگر مسنون ہوتی تو آن حضرت صلعم کے زمانہ مبارک میں جو صحابہ کبار بڑے متقی اور متبع سنت تھے وہ لوگوں سے بیعت لیتے جب کبھی سفر وغیرہ میں حضور سے غائب ہوتے نیز بعد خلافت ابوبکر صدیق رضہ اور عمر رضہ اور عثمان رضہ اور علی رضہ جیسے بزرگ اعلم اور اتقی موجود تھے انہوں نے بیعت کسی سے نہیں لی علیٰ ہذا القیاس زمانہ خلافت حضرت عمر رضہ و عثمان رضہ و علی رضہ میں کسی نے یہہ عمل نہیں کیا اور انکے بعد جتنے خلفا تین زمانوں مشہود لہا بالخیر میں ہوئے ہیں کسی کے وقت میں بجز خلفا کے کسی دوسرے نے بیعت نہیں لی باوجودیکہ وہ لوگ ہم سے ہزار درجہ اتباع سنت کے حریص تھے البتہ جو امراء لشکر ہوتے وہ بھی بیعت اپنی ماتحتوں سے لیتے تھے باآنکہ وہ امرا تقویٰ اور علم میں زیادہ ہوتے مگر بسبب انکی امارت کے انہیں سے بیعت ہوتی اور چاروں اماموں نے اپنے اپنے زمانے کے خلیفہ سے بیعت کی اور ائمہ حدیث بخاری مسلم وغیرہما نے بھی باوجود فضیلت کے اپنے وقت کے خلیفوں سے بیعت کی اور خود کسی سے بیعت نہیں لی اگر بیعت سنت ہوتی تو سب بزرگ جنکا ذکر اوپر ہوا اس سنت کو ترک کیوں کرتے اور یہی لوگ دین میں مقتدیٰ اور سلف ہیں پس انکی ترک کی وجہ یہی ہے کہ بیعت سنت مستمرہ کے خلیفہ یا امیر جیش کا خاصہ ہے ورنہ لازم ہوگا کہ یہ سب بزرگ معاذ اللہ سب کے سب تارک سنت تھے بغیر کسی دلیل قوی کے اتنی بڑی بھاری سنت کو چھوڑ رکھا تھا حاشا عصمہم اللہ تعالیٰ عن ذالک۔

شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بھی اخیر میں رجوع معلوم ہوتا ہے جہانکہ انہوں نے لکھا ہے کہ "خدا رحم کند برکسیکہ رسم آن کو شد" یعنے بیعت پیری مریدی جو صوفیہ میں عام تمام جاری ہے جو اسکو محو کرنے کی کوشش کرے خدا اسپر رحم کرے۔ اسبارہ میں رسالہ مولوی سلامت اللہ صاحب بھوپالوی رحمۃ اللہ علیہ کا قابل دید ہے کہ بیعت پیری مریدی کی بیخکنی کر دی ہے۔ نیز رسالہ مولوی غلام علی صاحب مرحوم ہے۔

ایک لطیف مسئلہ پر وچار

عنوان بالا سے آریہ مسافر ماہ اگست میں بحوالہ شرشٹک ہر شی کناد کے سوتر ۵ جیسے اوصاف علت میں ہوتے ہیں ویسے ہی معلول میں ہوتے ہیں۔ ایک مضمون شائع کیا گیا ہے۔ اگر ہماری ناظرین میں سے کسی نے

ahmadimuslim.de

اس مضمون کو پڑھا ہوگا کہ وہ انشاء اللہ العزیز خود بخود اس لیکھر پر صاد فرماوینگے کہ آریہ مسافر نے اسی سوتر کا کچومر نکالتے ہوئے کیسا اپنے اس مضمون کو اوٹ پٹانگ بنایا ہے حتےٰ کہ سارا مضمون پڑھ چکنے پر بھی مضمون نویس کی منشاء کا پتہ نہیں لگ سکتا کہ اس ہوا کے میں نے کس طرح چار پر خامہ فرسائی کی ہے اور اسے کیا کچھ اس سے ثابت کرنا مقصود ہے۔ آریہ سماج پر جو بڑے بڑے سوالات و اعتراضات پیروان اسلام کی طرف کئے گئے ہیں اس مذکورہ اصول سے کس طرح انکو حل کرکے آریہ سماج اس سے فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ حالانکہ رشی مذکور نے اس سوتر کو لکھکر آریہ سماج کے مخالفین کو سماج کی مخالفت کیلئے ایک زبردست اور فراخ دروازہ کشادہ کر دیا ہے۔ بلکہ سماج کے خلاف معلومات بڑھانے کیلئے ایک اصول جامع قائم کر دیا ہے۔

اس فلسفہ اور سائنس کی فقط آریہ سماج ہی تائید نہیں کرتی کہ جملہ مرکب اشیاء کسی نہ کسی سبب کا نتیجہ ہیں جو انکے سبب کی قدرت و طاقت کے زبردست ہاتھ سے وجود پذیر ہوئیں۔ بلکہ ہم اہل اسلام اور جملہ قرآن شریف بھی خدا کی وحدانیت ثابت کرنے کے لئے ایسے ہی اصول کو پیش کرتا ہے اور یہی زبردست قانون ہے کہ ہر چیز کے مٹی سے ہست ہونے اور ہر ہست کے نیست و نابود ہو جانے کو ثابت کرنے کیلئے کافی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ آریہ سماجی ایڈیٹر مسافر اور ایڈیٹر باوجود جملہ موجودات کو حادث ثابت کرنیوالے اس بنیادی اصول کو خود ہی بیان و تحریر کرکے اپنی اچھیا پر ایسے واہی خیالات کو ظاہر فرماتے ہیں کہ جس سے ضرور کسی نہ کسی طرح خدا کی ہر حال میں وحدانیت اور قدیم سے اکیلا ہونا ثابت نہوا اور ضرور دو چار چیزیں اور بھی اسکی رقیب اور ہم عمر ثابت ہوں۔ خواہ خدا کی ذات و قدرت پر کیسا ہی بٹہ کیوں نہ لگے۔ وہ اس علت و معلول کے قاعدہ و اصول کو الٹی طرح ہی پیش کرینگے۔ ہم حیران ہیں کہ جب آریہ سماج مہرشی کناد کے اس اصول کو کہ "جو اوصاف علت میں ہوتے ہیں ویسے ہی معلول میں بھی ہوتے ہیں" مانتی ہے تو پھر وہ اسکے مطابق اسلامی اصول سے کیوں منحرف ہے کہ "موجودہ ہستی کا بانی مبانی فقط وہ ایک اکیلا ہی پرماتما ہے ہیچ جو کچھ صفات دنیا کے جملہ معلول موجودات میں موجود ہیں انکا اصلی سبب علت خدا ہی ہے اور باقی ہیچ اور جب وہ علتی صفات معلول سے الگ ہو جاوینگے یا اس میں سے نکل جاوینگے تو معلول پھر نہ تو علت ہی رہیگا اور نہ معلول گویا کہ ایک کامل نیست و نابود کی حالت طاری و جاری ہو جاویگی۔ مہرشی کناد کے صاف الفاظ کہ "جو اوصاف علت میں ہوتے ہیں وہی معلول میں بھی ہوتے ہیں" صاف ثابت کر رہے ہیں کہ جو کچھ ہے وہ علت ہی علت ہے جسکو اسلامی الفاظ میں "اللہ ہی اللہ ہے" سے تعبیر کیا جاتا ہے کیونکہ ہر چیز وصفات کی وہی علت ہے۔ لہذا معلول کچھ چیز نہیں۔ اسلئے قرآن پرمان جملہ مخلوقات کو رہنمائی فرماتا ہے کہ "ہر چیز جو دنیا میں موجود ہے مٹ جانیوالی ہے اور فقط رب ذوالجلال اور صاحب اکرام کی ذات ہی کو بقا ہے" ہماشے آریہ مسافر کا ایڈیٹر اس مضمون میں صاف طور پر اقبال کرتا ہے کہ "ضرورت کسی بھی لا لئے قانون کو نہیں مانتی" مگر برخلاف اپنے اس سونہری قول کے وہ علت کے مقابلہ معلول کے وجود کو بھی قائم کرتے ہوئے کیسی اپنی بات کو جھٹ پٹ بدل الٹتا ہے اور اپنے اوپر ہٹ دھرمی کا الزام آنکی بھی ہرگز کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ بھلا جب جملہ صفات مہرشی کناد علت ہی کی طرف منسوب کرتا ہے تو پھر معلول کو تم خواہ مخواہ کیوں ایک دوسرا وجود تسلیم کرکے علت کی صفات میں کمی پیدا کر رہے ہو۔ اس بیان کو آپ دوسرے الفاظ میں یوں سمجھیں کہ جناب کے ذہن رسا میں جو یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ علت کو اپنی صفات ظاہر کرنیکے لئے ایک معلول کی ضرورت ہے کہ جس کے ذریعہ وہ اپنی صفات کو ظاہر کرسکے تو اس لحاظ سے تو جملہ صفات علت کی بلا معلول ردی و نکمی ہو جاتی ہیں اور مہرشی کا جملہ پورا سوتر ایک نکھد سوتر میں ملا جاتا ہے کیونکہ مہرشی کناد تو معلول کی ایکدم کسی صفت کا قائل ہی نہیں اور جس چیز کی کوئی صفت و تعریف ہی نہو وہی حقیقتاً نیستی ہے۔ "ایک بنی ہوئی چیز کو جبتک کہ کوئی دوسری قوت بدل نہ دے اسکی صفات ضرور اپنی اوسی پہلے اصول پر قائم رہتی ہے" خواہ وہ شے ساکن ہو یا متحرک مثلاً ایک گھوڑے کے اصل اوصاف جب تک قائم ہیں وہ بالکل گھوڑا ہی کہلاویگا اور اسکے گھوڑا پنے میں ہرگز شک و شبہ کو دخل نہیں ہو سکتا اور یہی مراد مہرشی کناد کی ہے کہ گھوڑے کی اصلی علت میں چونکہ تمام گھوڑے والے صفات ہیں اسلئے اسکا جملہ وجود یا معلول گھوڑا ہی ہے لیکن جب اسکی اصلی علت بدل جاوے گی تو نہ وہ صفات ہی اس میں رہیں گی اور نہ تم اسے گھوڑا ہی کہو گے تو ذرا خیال فرماویں کہ ایسی حالت میں وہ گھوڑے کا معلول کہاں گیا؟ حالانکہ آریہ سماج کے اصول کے مطابق چونکہ معلول بھی ناد ہے۔ تو ایسی حالت میں گھوڑے کے وجود سے علت نکل جانے پر گھوڑے کا معلولی حصہ بہر صورت میں قائم رہنا چاہئے مگر آریہ سماج جھٹ مہرشی کناد کے اس اصول کو بر سر طاق رکھکر فوراً اپنے گھوڑے سماجی اصول کی حمایت کرنیکی چکر بازی پر آتر آتی ہے اور تناسخ کے فرضی قاعدہ کے مطابق آنکھیں بند کرکے منہ سے پکار اٹھتی ہے

کہ گھوڑا تو گتا بنگیا" حالانکہ ہاتھی کا ڈھانچ کیڑی نہیں بن سکتا اور نہ گھوڑے کا ڈھانچ گتے کی شکل میں بدل سکتا ہے اسلئے قدرت نے خود ایسے اسلام کی دشمنوں کو ہر مخلوقات کے الگ الگ ڈھانچ مقرر کر کے دکھلا دیئے ہیں جس سے ہر جانور کی شکل وصورت کو اپنی حقیقی بصارت کی آنکھوں سے دیکھکر ہر فرد بشر کو اس زبردست قانون الٰہی کا تجربہ ہو جاوے کہ جملہ مخلوقات کا الگ الگ ڈھانچ قدرت نے خود مقرر کر دیا ہے اور لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَالِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ دخدا کی مخلوقات کے لئے ہرگز تغیر وتبدل نہیں۔ یہ قانون اُس زبردست علیم مطلق کا مقرر کردہ ہے)

آریہ سماج نظام قدرت کو جب لوگوں کی نظر میں گڑ بڑ کرنیکی خاطر علت معلول کا مسئلہ بیان کرنے لگتی ہے تو اُس وقت تو اُسکی کوشش یہی ہوتی ہے کہ کسی صورت مادہ اور پرکرتی کا وجود بھی پرمیشور کے ساتھ ہی اناری ثابت ہو جاوے لہذا وہ خدا کو علت اور جیو و پرکرتی کو معلول ثابت کرتی ہے مگر جب سزا وجزا کا مسئلہ پیش آتا ہے تو جزا و سزا کا فقط روح ہی پر دار و مدار جاتی ہے اور مادہ کو ایکدم اُسے ترک کر دینا پڑتا ہے گویا روح و مادہ (جیو و پرکرتی) ہر دو کو جو معلول مانا تھا اب اُس سے مکر گیا اور مادہ کو چھوڑ کر جھٹ روح پر آگرے اسکی وجہ بھی وہی مفصلہ بالا ہر مخلوقات کی ڈھانچ مقرر شدہ کی جو یہی ہے آریہ سماج بالکل عاجز وساقط ہے کیونکہ کیڑی کی ڈھانچ از روئے تجربہ اور قانون قدرت کے مطابق ہرگز ہاتھی نہیں بن سکتا اور نہ ہاتھی کا ڈھانچ ہی کیڑی کا ڈھانچ بن سکتا ہے اور یہی حال جملہ دنیاوی مخلوقات کے جسموں کا ہے۔ کیونکہ فلسفہ وسائنس کا اصول ہے کہ جب تک ایک چیز یا جسم کی ہیئت بدل نہ جاوے تب تک وہ ہرگز دوسرا جسم یا شکل اختیار نہیں کر سکتی اور ایک شکل کے تغیر وتبدل ہو کر دوسرا جسم اختیار کرنے سے جب تک پہلی چیز وشکل کا نام ونشان نیست ونابود نہو جاوے تب تک دوسرا جسم وشکل وصورت بن نہیں سکتا" یہی وجہ ہے کہ آریہ سماج اس تجربہ بدیہی ثبوت کو دیکھکر مادہ سے بھاگ کر روح پر جا گرتی ہے۔ لیکن اُسے معلوم کر کے کچھ شرم کرنی چاہئے کہ جس طرح سے گھوڑے کا جسم بدلکر گتا نہیں بنتا اسی طرح آریہ گھوڑے کی روح گتے میں مہرشی کناد کی اس پوتر سوتر کے مطابق ہرگز داخل نہیں ہوتی کیونکہ "علت میں جو صفات ہوتے ہیں وہی معلول میں ہوتے ہیں" سے صاف ثابت ہے کہ اگر گھوڑے کی روح ایک گتے میں چلی جاوے تو یہ ایک لازمی امر ہے کہ گر یہ گتے کا شریر بھی گو ان ہو کر یہی صفات گھوڑے کے اُس سے ظاہر ہونے چاہئے۔ وہ برابر گھوڑے کی طرح ہنہنانے وہ چنگالی کرے۔ وہ گھوڑے کی طرح گھاس کھاوے اور ویسا ہی شہ زور ہو۔ ایسا ہی اگر ہاتھی کی روح کیڑی کی قالب میں گھسے تو اُس کیڑی میں ضرور ہاتھی کے صفات موجود ہونے ضروری ہیں حالانکہ یہ محض غلط ہے کہ آدمی گتا بنکر آریہ سماج کا پرچار۔ یا گروکل کا پروفیسر ہو سکے کیونکہ جب گتے کے قالب میں آریہ سماج کا پروفیسر گھسا ہے اُس گتے میں بجائے بھونکنے کے ضرور پروفیسری کی صفات ہونے چاہئیں کیونکہ مہرشی کناد کے اس سوتر میں اس امر کو صاف ظاہر کر دیا ہے کہ "جیسے صفات علت میں ہوتے ہیں ویسے معلول میں بھی ہوتے ہیں" لہذا ہم مہرشی کناد کے مشکور ہیں کہ جنہوں نے اسلامی اصول کی حمایت سے سارے آریہ دہرم کے بخئے ادھیڑ دیئے!!

کیا آریہ سماج مہرشی کناد کے اس اصول کو غور سے دیکھا دیں لاکر فائدہ اُٹھاویگی کہ اس سوتر نے آریہ سماج کی تعلیم کی سخت قلعی کھولدی ہے۔ کیونکہ وہ کونسا فرد بشر ہے جو آریہ سماج کے اس اصول سے واقف نہیں کہ "وہ سروگیانی پرمیشور ہی سرو جگت کا علت العلل ہے" اور تمام دنیا اُسی علت کی معلول ہے مگر مہرشی کناد کے اس اصول مندرجہ سوتر بالا پرمان نے سرو سنساد کے روبرو آریہ سماج کی اس مفصلہ بالا تعلیم کو ایکدم غلط ثابت کر دیا ہے۔ کیونکہ اگر سرو جگت کی علت پرمیشور ہی ہوتا تو جملہ جگت جو پرمیشور کا معلول ہے ضرور خدائی (ایشری) صفات سے ہی متصف ہوتا اور جو جو باتیں یا صفات خدا میں پائے جاتے ہیں وہ جملہ صفات کم از کم ہر فرد بشر میں ضرور پائی جاتیں۔ لہذا مہرشی کناد کے مفصلہ بالا سوتر کے مطابق آریہ سماج کا یہ نیم (اصول) بھی لغو ہے کہ "پرمیشور علت ہے اور جیو و پرکرتی معلول"

ہاں حسب تعلیم اسلام اس سوتر سے اس امر کی بہت کچھ تائید ہوتی ہے کہ سنہ دن میں طوفان کا آنا۔ قحط کا پڑنا۔ زلزلوں کا آنا۔ شہروں کا غرق ہو جانا۔ وید ون کا ستیاناس اور زبان سنسکرت کا دنیا کے صفحہ سے اٹھ جانا اور اُنکے بجائے اسلام و قرآن کا قائم مقام ہو جانا اور اسکی مخلوق کا دنیا کے ہر تخت پر دین اسلام قبول کرتے جانا یہ ضرور اس سرو ویاپک اور سرو شکتیمان کی علت کا نتیجہ و پہل ہے اور آریہ سماج جملہ افعال روحانی وجسمانی کاموں میں دین اسلام کی لگاتار مخالفت بیر کینہ۔ کپٹ۔ کرودھ کو اپنی پوری پوری طاقت سے استعمال میں لاکر بھی ناکامیابی پر ناکامیابی ہی حاصل کرنا یہ اُسی بد علت و نالائق معلول کا شاخسانہ

ahmadimuslim.de

اور اگلے جنموں (پیدائشوں) کی کہوٹی علت کا نتیجہ ہے کیونکہ جیسے صفات علت میں ہوتے ہیں ویسے ہی صفات معلول میں بھی ہوتے ہیں تو اس سے معلول آریہ سماج کے کہوٹے کرم میں محض شیطان ہی کی لعنتی علت کے پائے جانیکا ثبوت ملتا ہے۔

اسباب ہے کس کو انکار ہے کہ علم تواریخ انسان کو عقلمند۔ شاعری ذہین۔ حساب عقل کو لطیف۔ اور سائنس گہبیر (اخلاق ستودہ) اور منطق بحث کے لائق و قابل بناتا ہے۔ اسی شیطان دین اسلام کی دشمنی میں اندہا کر کے اتنا بنے پس جس طرح جملہ علوم ایک علت بنکر برابر اپنی صفات کے اپنے معلول و معمول پر اثر ڈالتے ہیں اسی طرح سے آریہ سماج کے بچہ بچہ کا عمداً ہر نیک بات سے بھی اسلام کو جہوٹا کرنے کی دلائل پیدا کرنے کی بدخصلت آریہ سماج کی تعلیم و نیم دہرم کو محض شیطان ہی کی علت ثابت کرتے ہیں۔

یوروڈس نامی دہریہ جو صدیوں کا اور آریہ مسافر کا مہرشی دتنا سخی اچہا ہو وہ بھی آریہ سماج کو ہدایت و تنبیہ کرتا ہے کہ ایک کام کرو تم عادت کا تخم بوتے ہو ایک عادت ڈالو تم چال چلن بنانیکی تیاری کرتے ہو۔ ایک چال چلن کی بنیاد ڈالو تم تقدیر کی بنیاد قائم کرتے ہو۔ تم سب لوگ وہی کام کرتے ہو جو حساب کے تناسخ کے مطابق تم کو کرنے چاہئے اور جیسے کے مطابق آریہ لوگ کیوں معیوب پیدا کرکے اسلام کی مخالفت پر لگا کر اپنا دہرم تک برباد کر چہوڑنے کو تیاری کر رہے ہیں۔ تناسخ کے عاشق آریا پر ٹیکٹ اور سپتری نولیسوں سے جب کانے لنگڑے لولے اور غریب آدمیوں کو پیش کرکے پوچھا جاتا ہے کہ یہ لوگ کیوں ایسے پیدا ہوئے ہیں؟ تو وہ جہٹ مہرشی کناد کے اس مفصلہ بالا سوتر کو مانتے ہوئے بھی علت و معلول کی فلاسفی کو نظر انداز کرکے یوں جواب دیتے ہیں کہ یہ خدا کی مرضی سے نہیں بلکہ اپنے اگلے جنموں کے کہوٹے کرموں کے سبب سے ایسے ہو گئے ہیں مگر انہیں یہ کہتے ہوئے شرم آتی ہے کہ جیسے صفات علت میں ہوتے ہیں ویسے ہی معلول میں بھی ہوتے ہیں۔ چونکہ آریہ سماج کی تعلیم ہی منحوس۔ کانی۔ اندہی۔ لنگڑی۔ لولی انکو ملی ہوگی اسلئے یہ غریب کانے لنگڑے لولے پیدا ہوئے ہیں! اسلئے وہ ہیکڑ بازی سے ہماری آپکی باتوں کو سرسری ٹال دیتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر یہ اگلے جنموں کے کرموں کی ہی سزا میں ایسے ہوئے ہیں تو کیا یہ سزائیں انکو ایسا کرنیوالے جنم میں ہی نہیں مل سکتی تہیں! پہر دوسرا جنم دینے کی ضرورت ہی کیا تہی اگر یہ دنیا ہی

وار الجزا ہے تو جہان چور۔ بدمعاش۔ احمق ہے۔ لولے لنگڑے وغیرہ پاپوں کے قیدی اور سزا یافتہ موجود ہیں تو کوئی مکتی یافتہ شخص بھی تو بتلاؤ اور دکہلاؤ تو پہر اپنا پیچھا اس افلاطونہ اتر سے چہڑانا چاہتے ہیں کہ جنکے پاس دہن دولت اور اونچے اونچے مکان ہیں یہی مکتی یافتہ اور اگلے جنموں کے نیک کرموں کے پہل پا رہے ہیں مگر جب یہ سب صفات پورے پورے کنجروں اور بازاری رنڈیوں میں ثابت کرکے دکہلا دیئے جاتے ہیں تو پہر آریہ سماج کے ایڈیٹر جیسے چالاک بہی مون (چپ) سادھ لیتے اور بات کو چبا جاتے ہیں۔ غرضیکہ مہرشی کناد کے مفصلہ بالا سوتر سے صاف ثابت ہے کہ آریہ سماج میں داخل ہو کر ہمیشہ قانون قدرت اور مہاتما لوگوں کے اصول کے خلاف ایسی ہی جوتیاں کہانے کی تعلیم ملتی رہتی ہے کہ جس سے ایک چنگا بہلا آدمی بہی پورا پورا ہٹ دہرم اور ڈہیٹہ پن جاتا ہے۔

(محمد ابراہیم وکیل اسلام لاہور محلہ سادہوان)

جواب سوالات مندرجہ اہلحدیث

مورخہ ۲۳ رجب بابت نسخ

جواب سوال اول۔ اکثر و بیشتر محدثین و مفسرین کے نزدیک آیات قرآن میں بیس آیتوں سے زیادہ منسوخ نہیں جیسا کہ علامہ سیوطی رح نے اتقان میں تحریر فرمایا ہے اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رح نے فوز الکبیر میں اسکے متعلق تحقیق جدید فرمائی ہے وہ یہ کہ تمام قرآن میں صرف پانچ آیتیں منسوخ ہیں اور باقی سب محکم۔ ان میں سے ایک سورۃ بقر کی آیت وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ الی قولہ مَّتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ ہے اور ناسخ اسکی آیت وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ الی قولہ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا دوسری آیت سورۃ انفال کی یعنی إِن يَكُن مِّنكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ الخ اور اسکی ناسخ آیت کریمہ الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنكُمْ الآیۃ تیسری سورۃ احزاب کی آیت لَّا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِن بَعْدُ الآیۃ اور ناسخ اسکی آیت کریمہ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ الآیۃ چوتھی سورۃ مجادلہ کی آیت يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً الآیۃ ناسخ اسکی آیہ کریمہ أَأَشْفَقْتُمْ أَن تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ۔ پانچویں سورۃ مزمل کی پہلی آیت اور ناسخ اسکی آیت عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ الآیۃ۔ لیکن یقیناً یہ نہیں

ahmadimuslim.de

کہا جا سکتا کہ فلان آیت کے منسوخ ہونے پر تمام مفسرین نے اتفاق کیا اور کسی کا اس مین خلاف نہین پایا گیا۔ البتہ ابن عطیہ و قاضی عیاس نے سورۃ البقرہ کی آیۃ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ کے بارہ مین لکھا ہے کہ اسکے منسوخ ہونے پر اجماع پایا گیا ہے جیسا کہ رسالہ افادۃ الشیوخ مین مذکور ہے۔ والله اعلم۔

جواب سوال دوم منسوخ ہونیکا ثبوت قرآن سے پایا جاتا ہے قال الله تعالےٰ مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا أَوْ مِثْلِهَا۔ یہ آیت یہود کے اس شبہ کے جواب مین کہ محمد کا عجب حال ہے کہ ایک بات بیان کرتا ہے پھر اسکے خلاف کہتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن اوسی کا کلام ہے الله تعالےٰ کا کلام نہین نازل ہوئی۔ جیسا کہ تفسیر کبیر اور جامع البیان وغیرہ مین مذکور ہے اور سیوطی نے تفسیر اکلیل مین تحت آیۃ مذکورہ کے کہتے ہین فیہا وقوع النسخ فی ہذہ الملۃ اور فرمایا الله تعالےٰ نے وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَّكَانَ آيَةٍ الخ اکلیل مین تحت اس آیۃ کے مذکور ہے فیہ رد علی من انکر النسخ آیات منسوخہ کی تعداد و شمار صاف طور پر کسی حدیث مین نہین پائی گئی البتہ بعض آیتوں کا منسوخ ہونا احادیث سے پایا جاتا ہے۔

جواب سوال سوم کسی مسلمان کو دیدہ دانستہ آیۃ منسوخ پر عمل کرنا جائز نہین جیسا کہ دیدہ دانستہ غیر قبلہ کی طرف رخ کرکے نماز پڑھنا جائز نہین۔ پہلے مسلمانون کیلئے یہہ حکم تھا کہ بیت المقدس کیطرف رخ کرکے نماز پڑھین پھر یہ منسوخ ہوا اور کعبہ کو قبلہ قرار دیا گیا کسی مسلمان کو ہرگز جائز نہین کہ دیدہ دانستہ بیت المقدس کی طرف رخ کرکے نماز ادا کرے یہی حال آیت منسوخہ پر عمل کرنیکا ہے۔

جواب سوال چہارم جو شخص کسی آیت کے منسوخ ہونیکو تسلیم نہین کرتا وہ سخت غلطی مین مبتلا ہے اور یہ غلطی اس قسم کی معلوم ہوتی ہے جیسے عبدالله بن مسعود رضہ سے نقل کیا جاتا ہے کہ معوذتین قرآن مین داخل نہین۔ وغیرہ والله اعلم۔

جواب سوال پنجم اس سوال کا جواب پہلے جوابات سے معلوم ہو سکتا ہے یہی حال سوال ششم کا ہے۔ والله اعلم۔

واضح ہو کہ ناسخ و منسوخ ہونیکا یہ مطلب ہرگز نہین اور نہ کوئی مسلمان خیال کرسکتا ہے کہ حق تعالےٰ سے پہلے حکم کے صادر کرنے مین غلطی ہوئی اور پھر غلطی آگاہ ہوکر اوسکو منسوخ کیا گیا تعالی الله عن ذالک علوا کبیرا۔ بلکہ اس طرح سمجھنا چاہئے جیسے کوئی طبیب حاذق مریض کیلئے اول نسخہ منضج کا تجویز کرتا ہے پھر مسہل اور پھر تبرید قائم کرتا ہے اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ حسب موقعہ بیماری کی کمی بیشی کے لحاظ سے نسخہ بدلا جاتا ہے یہ کوئی نہین کہہ سکتا کہ طبیب سے اول غلطی ہوئی اور پھر اس سے رجوع کیا۔ الله تعالےٰ کی قدرت و تصرف کے بارہ مین خیال کرنا چاہئے کہ مثلاً ایک شخص کو آج الله تعالےٰ نے غنی کیا اور کل کو فقیر بنا دیا کسی کو آج تندرست اور کل بیمار کیا جس طرح یہان پر غلطی کا وہم و گمان نہین ہو سکتا اسی طرح احکام امر و نہی کے تغیر و تبدل مین بھی نہین ہو سکتا۔

ناسخ و منسوخ کی بحث بہت طویل و عریض ہے اگر تمام و کمال لکھی جاوے اور منکرین و مجوزین نسخ کے استدلالات و جوابات پورے نقل کئے جاوین تو شاید اخبار کے ذریعہ سے اسکی اشاعت دشوار ہو۔

دوسرے سوال کا جواب بیشک آنحضرت صلی الله علیہ وسلم پر نبوت کا ختم ہونا شرعاً واقع اور واجب التسلیم اور عقلاً جائز و ممکن ممتنع بالذات ہرگز نہین شاید سائل صاحب نے امکان نظیر کے بارہ مین سوال کرنا چاہا لیکن ذہول و غفلت سے پیرایہ و مضمون بدل گیا جیسا کہ حاشیہ سے معلوم ہوتا ہے امید کہ سائل صاحب اپنے مقصود سے اطلاع فرماوین تاکہ مدلل جواب دیا جاوے۔

جواب سوال نمبر ۳ حدیث مین وارد ہے لا تشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد الحدیث اس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ تقرب و زیارت کے لئے سفر کرنا سوا تین مسجدون کے اور کسی کے لئے جائز نہین۔ فقط والله اعلم۔

راقم محمد عبد الجبار عمرپوری کان الله مقیم دہلی کشن گنج۔

مرزا قادیانی کی نام کیساتھ مرحوم و مغفور

۲۲ رجون ۱۹۰۸ء کے اخبار زمیندار مین عاجز راقم نے اپنے پرائیوٹ پوسٹ کارڈ کو صرف شائع شدہ ہی دیکھا بلکہ توقع سے بڑھ کر منشی سراج الدین احمد صاحب مالک اخبار مذکور کا عالمانہ جواب بھی مطالعہ مین آیا۔ صاحب موصوف کو لازم تھا کہ جس تحریر کا بندہ نے ذکر کیا تھا بجائے پرائیویٹ خط کے چھاپنے کے پہلے اسکو اپنے قابل قدر بافراط ثانی اخبار مین جگہ دیتے۔ اور اسپر اپنا فاضلانہ

+ تفسیر کبیر مین لکھا ہے کہ اس آیت سے نسخ کا وقوع ثابت نہین ہوتا۔ امکان وقوع ہے (اڈیٹر)

ریمارک کرتے لیکن اسکے برعکس کارروائی عمل میں آئی بہر حال آپکا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ چونکہ مذکورہ بالا ریمارک قبل از وقت ہے بندہ کی پوری اطمینان تسلی نہیں ہوئی۔ اسلئے اگر آپکے جواب پر کچھ حرف گیری کی جاوے تو امید ہے کہ میری گستاخی معاف فرماوینگے۔

(۱) مضمون بعنوان بزرگ (مرزا) کے بارہ مین اس وقت دو قسم کے خیالات کے احباب موجود ہین یعنے مرزاجی کی اخلاص مند جماعت کے لوگ جنکا ایمان آپ کی رسالت یا نبوۃ پر ہے۔ پس الفاظ مرحوم و مغفور تو بجائے خود وہ تو بر موقعہ پر الفاظ الصلوٰۃ والسلام بھی ایزاد کرتے ہین۔ بلکہ انت بمنزلۃ ولدی۔ انت منی وانا منک۔ یحمدک اللہ ویمشی الیک۔ اور اس قسم کے دیگر الہامات پر بھی کامل یقین رکھتے ہین۔ آپ انکو اگر کسی مسئلہ کی حقیقت یا اصلیت ہزار ہا روشن دلائل سے سمجھائین اور مشاہدہ کرا دین۔ کہ آفتاب اس وقت اپنے نصف النہار پر ہو لیکن وہ آپ کی ایک نہ سنین گے اور شب تاریک ہی کہے جاوین گے۔ اور حق ہے فرمودہ خداوند تعالیٰ۔

اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ

(ب) دوسری قسم کے وہ لوگ ہین۔ جنکا قرآن مجید پر کامل ایمان ہے۔ اور وہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بمصداق آیت کریمہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط کے خاتم المرسلین یقین کرتے ہین۔ اور ختم نبوۃ کے بعد نبوۃ کا دعوے کرنے والون کو منکر ختم النبوۃ کا مرتکب بتاتے ہین۔ اور ایسے لوگون کو جو دین اسلام مین تفرقہ انداز ہین۔ اور لَا تَفَرَّقُوْا پر ایمان نہین رکھتے۔ انکو اَلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ کا مصداق پاتے ہین۔ اب اس مین تو آپ کو بھی ہم سے اتفاق رائے ہوگا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لیکر آج تک جن لوگون نے نبوۃ کے دعاوی کئے اور سخت بیدردی سے اسلام کے ٹکڑے کاٹے۔ اور جس قدر مدعیان کاذب سو ہستی پر نمودار ہوئے ہین قادیانی صاحب بھی غائت لطف الباب ویسے از ایجلہ ہین۔ پس اُن مدعیدارون کو بعد از مرگ جو جو خطابات علم انہین خطابات کے قادیانی صاحب مستحق ہین اگر وہ صادق تھے تو اُن کے نامون کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہم لکھا جاتا ہوگا۔ اور اگر کاذب تھے تو لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ط انکے حق مین راست آویگا۔ اسلئے بقول

سن نگویم کہ این مکن آن کن مصلحت بین وکار آسان کن

(۱) کیا آپنے مرزا صاحب کی مصنفہ کتابون مین نہین پڑھا۔ کہ سوا اپنی جماعت کے لوگون کے باقی تمام اسلامی دنیا کو جہنمی بتلاتے ہین (انجام آتھم) جمعہ جماعت تو بجائے خود وہ تو کسی مسلمان کے نماز جنازہ مین بھی شامل نہین ہوتے اور سب کو کافر اور کلٹے جانے کے قابل بتاتے ہین۔ اسلئے مین حیران ہون۔ کہ ایسے شخص کے نام کے ساتھ الفاظ "رحم کیا گیا۔ بخشا گیا" کیونکر آپ جیسے روشن دماغ کے قلم سے لکھے جا رہے ہین۔

(۲) آپکے مرحوم و مغفور (مرزا صاحب) نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے سچے اور پاک رسول سے لیکر دین اسلام کے مقدس پیشواؤن۔ عالمون۔ سجادہ نشینون اور دیگر نفوس قدسیہ وغیرہ تک کے حق مین جو سب وشتم کی بوچھاڑ کی ہے (نور القرآن حصہ دویم۔ انجام آتھم) آپ کی ردیف وار ڈکشنری غالباً آپ کی نظر سے گذر چکی ہوگی۔ اگر نہین گذری تو ملاحظہ ہو عصائے موسےٰ صفحہ ۳۴۳ تا ۳۴۶۔ اب آپ ہی لِللہ انصاف کرین کہ جس شخص کے اس قسم کے کارنامے ہین جنکا ایک شمہ عرض کیا گیا ہے کیا وہی شخص آپکے نزدیک مرحوم و مغفور کا مستحق ہے۔

(۳) آپکے مرحوم و مغفور نے قرآن مجید کی پاک آیات کو توڑ کر یعنے کسی آیت کا اول حصہ لیا اور کسی کا درمیانی حصہ اور کسی کا اخیر ٹکڑا اور ان سے نیا قرآن گھڑا (دیکھو اربعین حصہ دویم) لیکن قرآن مجید کے ساتھ اس قدر ظلم کرنیوالا شخص پھر بھی آپکے نزدیک مرحوم و مغفور ہی مانا گیا ہے۔ آخر قرآن مجید کی معنوی طور پر عزت اور بے حرمتی کرنے والون مین کچھ تو مابہ الامتیاز ضروری ہے۔ اب مین آپکے تعجب انگیز اجتہاد اور حیرت انگیز استدلال پر کچھ عرض کرنیکی آزادی خواہ ہون۔

اول۔ بیس ہزار یا تین لاکھ آدمیون کا (جیسا کہ آپنے تحریر کیا ہے) کسی شخص کے جھنڈے تلے آجانا بلاشبہ اسکی مستقل مزاجی۔ پولیٹیکل دماغ کی سنجیدگی کی دلیل ہوسکتی ہے۔ لیکن کیا یہ اشخاص مرزا قادیانی کی امت بننے سے پہلے غیر مسلم تھے۔ یعنے آریا۔ ہندو۔ سکھ۔ عیسائی۔ بدھ مذہب وغیرہ! ہرگز نہین کیا مسیلمہ کذاب کے ساتھ ایک لاکھ سے زیادہ جماعت مرتدین شامل نہیں۔

۲ کیا افریقہ کے مہدیون کے جھنڈے تلے لاکھون مسلمان کٹ کٹ کر ٹکڑے ٹکڑے نہین ہوئے؟ کیا کروڑون خلق خدا کا بت پرستی مین غرق ہو کر کفر و شرک کی موت مین مرتے رہنا۔ بت پرستی کی صداقت پر دلیل ہے؟ کس قدر دنیا میں

ahmadiyyamuslim.de

جو تثلیث کے عقیدہ مین غرق ہے۔ اور اسلام کو (معاذ اللہ) ایک جعلی مذہب جانتے ہین۔ تو کیا وہ راستی پر ہین؟

اسی دفعہ کے ضمن مین آپنے ایک اس سے بھی زیادہ تر روشن دلیل پیش کی ہے کہ ہندو بزرگون کو سرگباش (جنت نصیب) لکھنے کا رواج ہے۔ اسکے جواب مین صرف اسی قدر گذارش ہے۔ کہ جو لوگ اپنے پیدا ہونے سے لیکر موت تک کفر و شرک مین جکڑے رہے۔ اور قرآن مجید کے مواعظ اور ہدایات کو پس پشت پھینکتے رہے۔ قرآن مجید تو انکو سرگباش نہین کہتا۔ ہان بعض ہما سنت پسند اور خوشامدی نام کے مسلمان اس رواج کے دلدادہ اور پابند ہون تو ایسے لوگون پر مذہب اسلام کا کیا انحصار ہے۔ نہ یہ کوئی اسلام کا مسئلہ نہین ہو کہ ہندؤن کے رواج کی خواہ مخواہ اہل اسلام پیروی کرین۔ اسی دفعہ کے ضمن مین آپنے تحریر فرمایا ہے۔ کہ مرزا جی مدعی اسلام متقی اور کلمہ گو الخ۔ لیکن میری عاجزانہ التماس ہے۔ کہ صرف یہی ایک طریق انکی مطلب برآری کا تھا جس سے انہون نے بہت کچھ فایدہ اٹھایا۔ مذہبی آڑ سے بڑھکر کوئی عمدہ پیرایہ عوام کالانعام کو اپنے ڈھنگ پر لانے کا بہتر ہے۔ اگر وہ مدعی اسلام نہ بنتے تو کوئی شخص انکے بس مین نہ آتا اور اس قدر زر و مال جو عوام سے وصول کر کے اپنی اولاد و احفاد کے لئے جمع کر گئے ہین کبھی حاصل نہ ہوتا۔ اور یہی ایک پیرایہ ہے جسکی بدولت انہوں نے سیدھے سادھے باصفا لوگون سے اپنی رسالت کا اعتراف کرایا۔ لیکن آخر الامر نتیجہ یہ نکلا کہ جن کو خدا تعالےٰ نے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ اِخْوَةٌ الخ کا رشتہ نصیب کیا تھا۔ ان مین آتش نفاق ڈالکر خانہ جنگی کے لئے تلوارین انکے ہاتھو مین پکڑا گئے

دوئم گاڈفری ہیگنس جیسے۔ (بقول آپکے) غیر مسلمان اور منکر رسالت شخص نے نہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا۔ نہ کوئی اسلام کا کلمہ کہاتا تھا۔ بلکہ جنم کا عیسائی ہوکر اسلام کی حمایت مین ایک کتاب لکھی جو تمام دنیا مین شایع ہو چکی۔ اس نے اسلام کے پاک اور مقدس بزرگوں کو جہنمی کا خطاب نہین دیا۔ اسپر بھی اگر سرسید نے اسکو مرحوم لکھا ہے تو سرسید مرحوم کے تمام اجتہادون اور استدلالون سے نہ آپ کو اتفاق ہے نہ دیگر مسلمانون کو اور مرزا صاحب تو سرسید کو دایرہ اسلام سے خارج اور نجاست خوردون کے لئے نجاست تیار کرنے والا گمراہ وغیرہ الفاظ لکھتے رہے (دیکھو آئینہ کمالات مصنفہ مرزا صاحب کا خط انمی سرسید) پس وہ سرسید کے اجتہادات اور استدلالات سے کیونکر فایدہ اٹھا سکتے ہین۔ ہان آپنے بلا شبہ تو اس سے بھی بڑھکر سرسید کے اجتہاد سے فایدہ اٹھایا ہے۔ کہ ایک مسلمان کو جو تبدیل مذہب کرکے عیسائی ہوگیا تھا۔ اور تثلیثی عقیدہ پر مرا آپنے مرحوم کے لفظ سے اسکو یاد کیا۔ (زمیندار اخبار ۸ اگست ۱۹۱۱ء صہ کالم ۲)

سوئم جیسا کہ آپنے تحریر فرمایا ہے فی الحقیقت کوئی شخص کسی کے کہنے سے داخل جنت نہین ہو سکتا۔ اور نہ ہی دوزخ مین دھکیلا جا سکتا ہے۔ تو مین حیران ہون کہ خواہ مخواہ بے اختیاری کے عالم مین آپنے غیر مستحق کو جنت مین داخل کرنے کی کیون تکلیف زحمت اٹھائی ہے۔

چہارم حضرت منصور کے انا الحق والی مثال انکو دیجئے جو خدا تو نہ تھے اور بندون مین کچھ تمیز نہین کر سکتے وہ وقت عالم سکر تھا۔ لیکن اہل شریعت کے نزدیک کلام المجانین لا یعتبر۔ دیوانوں کے کلام کا کچھ اعتبار نہین ہے۔ لیکن مرزا جی نے عمداً بقائمی ہوش و حواس مسلمانون کے حق مین ایسی ایسی درفشانیان کی ہین جنکا اعادہ کرنا بھی گناہ مین داخل ہے۔

پنجم قرآن مجید کی چند آیات دربارہ مغفرت جو آپنے تحریر فرمائی ہین (گستاخی معاف) وہ اس محل اور موقع پر چسپان نہین ہو سکتین۔ اگر انکا وہی مفہوم ہے جو آپنے ظاہر کیا ہے تو مصداق ع۔

خیرہ بین بیست بازی غلط باختی

اس طرح پر تو (معاذ اللہ) انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مبعوث ہوکر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر وغیرہ کے مواعظ کی کچھ ضرورت ثابت نہین ہوتی۔ اور عدم تخلف وعدہ اس مالک حقیقی کا لازم آتا ہے۔ حالانکہ ہم ہر روز قرآن مجید مین پڑھتے ہین۔

(۱) وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ مائدہ ترجمہ اللہ نے وعدہ کیا ہے ان لوگون سے جو ایمان لائے ہین اور اچھے عمل کئے ہین۔ کہ انکے لئے بخشش اور اجر عظیم۔

(۲) وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ (سورۂ مائدہ آیہ ۱۳) ترجمہ اور وہ لوگ جو کافر ہوئے اور جھٹلایا ہمارے احکام کو وہی لوگ ہین جہنم مین جانیوالے۔

(۳) وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا۔ سورۃ توبہ آیۃ ۷۳۔ ترجمہ وعدہ کیا ہے اللہ نے ایمان والے مردون اور ایمان والی عورتون سے بہشتوں کا بہتی ہین انکے نیچے نہرین۔ ہمیشہ

ahmadimuslim.de

رہنے والے ہین اُن مین۔

(۴) وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
سورۃ توبہ آیۃ ۶۹ ترجمہ۔ وعدہ کیاہے اللہ نے منافقین مردون اور منافقین
عورتون سے اور کافرون سے جہنم کی آگ کا ہمیشہ رہنے والے ہین اس مین۔

(۵) اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔ سورۃ آل عمران آیۃ ۔ ترجمہ۔ بیشک اللہ تو
اپنے وعدہ کا خلاف نہین کرتا۔

(۶) كَانَ وَعْدُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا سورۃ مزمل آیہ ۱۸۔ ترجمہ۔ اللہ تعالےٰ کا وعدہ پورا
ہو چکا ہے۔

(۷) فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ۔ سورۃ مومن آیۃ ۵۵ و ۷۷۔ ترجمہ۔ پس صبر کر
اللہ تعالیٰ کا وعدہ حق ہے۔

اس مدعا کی بہت سی آیات ہین مگر طوالت سے بچنے کے واسطے مین نے
انہین سات پر قناعت کی ہے۔ جس شخص کا مذکورہ بالا آیات پر کامل ایمان
ہے وہ کبھی بھی اپنے دل مین خیال نہین کر سکتا کہ (معاذ اللہ) خدا کے ہان
ایسی کہا شاہی ہے۔ کہ نیک عمل کرنے والے سچے مسلمانون کو خواہ مخواہ دوزخ
مین دھکیل دے۔ اور جو لوگ پیغمبری کا جھوٹا دعویٰ کر کے چلا اور حقاء سے نکے
مجوزین نیک اور پاک مسلمانون کو ناحق اور بے موجب جہنمی کا خطاب دین تو ایسے
لوگون کو بہشت مین داخل کرے۔ چونکہ قرآن مجید مین بعض آیات بعض کی تفسیر
ہین۔ پس جن پاک آیات کا آپنے حوالہ دیا ہے انکی تفسیر مین مفصلہ ذیل آیات
مدد دیتی ہین۔ اور مغفرت کے حصول کے لئے تو بہ ایک لازمی اور ضروری امر ہے۔

(۱) سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا
بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ سورۃ انعام
آیۃ ۵۴۔ ترجمہ۔ سلامتی ہو تم پر تمہارے پروردگار نے لکھ لی ہے اپنے آپ پر
رحمت کہ جو کوئی تم مین سے نادانستہ برا کام کرے اور پھر اسکے بعد توبہ کرے
تو بیشک وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۲) وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى سورہ طٰہٰ آیۃ ۸۲
ترجمہ۔ اور بیشک مین بخشنے والا ہون اس شخص کے لئے جس نے توبہ کی اور ایمان
لایا اور نیک عمل کئے پھر بھی راہ پر رہا۔

(۳) اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ
حَسَنٰتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا سورۃ فرقان آیۃ ۷۰۔ ترجمہ مگر وہ شخص
جسنے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کئے پس ایسے ہی لوگ ہین جنکی
برائیون کو اللہ تعالےٰ بھلائیون سے تبدیل کر دیتا ہے اور اللہ تعالےٰ غفور
رحیم ہے۔

لیکن جہانتک ہمارا علم و یقین ہے اور مرزا قادیانی کی تصانیف کا سطالعہ
کیا ہے اُسنے مسلمانون کو صراط مستقیم سے گرانے۔ پاک اور مقدس بزرگان
اسلام کو سب و شتم کرنے کافۃ الاسلام کو جہنمی کہنے اور قرآن مجید کی آیات
کو توڑ کر اپنے تصرف مین لانے مین کوئی دقیقہ اپنی طرف سے باقی نہین چھوڑا۔
اور اپنے مرنے کے وقت تک ایسے کفریات سے سچے دل سے توبہ نہین کی۔ اور
نہ ہی نبوۃ کے جھوٹے دعویٰ کو اپنی زندگی بھر مین واپس لیا۔ حتیٰ کہ مرگ
مفاجات نے جو ہیضہ کی شکل مین نمودار ہوئی اُسے دفعتاً ہی دبوچ لیا۔

اخیر پر یہ عرض ہے کہ آپنے آخر الامر اسی مضمون کیساتھ تحریر کر دیا ہے
کہ مین مرزا صاحب مرحوم کے دعاوی اور الہامات کا قائل اور معتقد نہین ہون
یعنے بالفاظ دیگر اُن کو اُنکے دعاوی وغیرہ مین کاذب مانتا ہون۔ پھر جس شخص
کے باب مین آپکی یہ رائے ہو اُسکے نام کے ساتھ آپ کو مرحوم و مغفور لکھنے کا
حق کہان سے حاصل ہو گیا جبکہ قرآن مجید مین برملا پڑھا جاتا ہے۔

لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ

مین اپنی گستاخی کی معافی مانگتا ہون اور خداوند تعالےٰ کی درگاہ مین عجز و
زاری کے ساتھ دعا مانگتا ہون کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔
امید ہے کہ آپ فرصت کے وقت اس مسئلہ پر پھر تدبر اور غور فرماوینگے۔ والسلام

خاکسار امام الدین عفی عنہ از گجرات (پنجاب)

غزل در ذکر قادیانی

از مولوی عبد العزیز صاحب

چہ شنیدید مرگ قادیانی	چگونہ رفت زین دنیائے فانی
کہ او خود خواستہ بود از خدا	برائے خویش فیصل آسمانی
اذان کرد او دعائے فیصلہ کن	بر دانائے اسرار نہانی
کہ ای پیدا کن گیتی و گردون	منم گر کاذب و دجال ثانی
چنانکہ مینویسید دشمن من	تبار اللہ بکاب نیستانی
فانہا کنی اللهی فی حیاتہ	اجب دافتح بذالسنعانت وانی

سلہ ترجمہ۔ پس ہلاک کر مجھے اے خدا اسکی زندگانی مین، قبول کر اور فیصلہ کر ساتھ اسکے پس تو نزدیک ہے ۔ ۲ یہ اسم فاعل ہے حفظنا نوا سے دائم وزن پر اور اثبات یا شعر وقد سطو

ahmadimuslim.de

وان کان ثناء الله ضالا
لیجاب الله دعوته علی الفور
فاهلکه علی ما کان فیه
وخصمه ثناء الله حی
چو خود دادار ما این فیصله کرد
اگر آری بزعم تاویل فاسد
نمی آری تو ایمان بر خدائے
عجب از حامیان و پیروانش
نمی دارند بارے بد عوائے
مگر گویند که بے معنی است لفظو
کجا شد نور دین پیر زائیان
کجا مرد مبارک صدر ایشان
چرا نائید بیرون سوی میدان
کجا یعقوب چنده خواه نعره م
چرا نه بجواب از صدق مرزا
سیاه در نقش الحکم کردے
و نادر شب بگردون میر ساندی
گہے احمد شال اورا نوشتے
غرض مرزائیان پس شرمسارند
بمرد آن کاذب غدار ناگاه —
قرار ان نعمت از حق حاصلش بود

فاهلکه وانی غیر فانی
لیظهر عند کل اهل الزمان
فبشری للاقارب و الادانی
شب و روز آن بعیش و شادمانی
چه نیکو باز خوش نکته دانی
بگویم نعت ترا بر نکته دانے
کز و شد فضل اسرار قادیانی
که بیجا میکنندش پشت بانے
نمی آرند سخن شادمانی
نه شرمے از خدائے آسمانی
کجا آن مرد اکمل گو لیکانی
چه مستور اند در کنج نهانی
پے اثبات صدق پیر فانی
چرا خامش کنون از کلک رانی
که دستے داشت اندر مدح خوانی
همیگفتی بمرزا این و آنی
ورا گفتی خلیل و موسی ثانی
همیکردے بمدحش باد خوانی
جوابے زو مرگ ناگهانی
گرفته شد ببطش آسمانی
ازان دائم بعیش و کامرانی

همه وهم منهلک اندر تنعم [illegible]
نه پروائے خدا نی ذوالجلال است
بقرآن و کلام پاک یزدان
اگر چه منکری بین تو اعجاز
که روز من مراد روز دین است
بقرآن روز دین روز جزا هست
بسورة الانفطار از ایزد پاک
غرض بیگانه بود از فهم قرآن
همه الهام او بے مغز و مهمل
همه گفت از رو نحو او همه عمر
مگر شرمش نه آمد ازین امر

مگر خاطر بزد عیش آورا لانے
ازان بیکرد تعریف مدانی
که آورد ملتی این مهمانے
که دشمن … [illegible] فشانی
چرا زمن دین دا شد زندگانے
اگر شیخے هست خاتمه تا بخوانی
همین تفسیر قادیانی [illegible]
یقین دانی اگر از مو شنانی
بدین الهام معتمد آسمانی
باخر رفت زین دنیائے فانی
به پیری آرزوهائے جوانے

نویسم تا کجا حالات اورا
عزیزان بس اگر خاموش مانی

کیا اہل تقلید اہل حدیث ہونیکے مستحق ہیں؟

از مولانا مولا بخش خان صاحب بہاری مقیم جالپور ضلع مونگیر

ہمارے علاقی بھائی حنفی جب اہل حدیث عاملین بالسنت سے سنتے ہیں کہ وہ اپنا لقب ان مذاہب مختلفہ اور مشارب متشتتہ سے الگ تھلگ اہل حدیث رکھتے ہیں اور اسی لقب کو اپنے لئے پسند کرتے ہیں + تو وہ بھی فوراً اپنے کو اہل حدیث کہنے لگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیا ہم اہل حدیث نہیں ہیں، چشم ما روشن دل ما شاد۔ ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ خدا کے سب بندے اسی سلسلہ میں وابستہ ہو جاویں اور سب کے سب اہل حدیث یا اہل سنت ہو جاویں مگر یہ کیا بات ہے کہ یہ لوگ ہمیشہ دھرم اپنا لقب حنفی ہونا پسند کرتے ہیں مگر جب مقابلہ اہلحدیث کا ہوتا ہے تو یہ لوگ اپنے کو اہل حدیث کہنے لگتے ہیں۔

۴ اور اگر ثناء اللہ گمراہ ہے پس اسکو میری زندگانی میں ہلاک کر ۱۲۔
۵ یہ اسم فاعل ہے فتی۔ یعنی سو قامیں کے وزن پر اور اثبات یا آ بسبب وجہ مذکور [illegible]
۶ قبول کی اللہ نے دعا جلدی تا کہ ظاہر کرے کذاب وقت کا دھوکا۔
۷ پس مرزا کو اللہ نے ہلاک کیا جس حالت میں کہ وہ تھا۔ پس خوشخبری ہو بڑوں اور چھوٹوں کو + ۸ اور اسکا دشمن ثناء اللہ زندہ ہے +
۹ یعنی اکمل ساکن گولیکی کہ فی الحقیقت اجہل ہست۔
۹ یعنی مبارک علی فیروز والی ثم السیالکوٹی +۔
۱۰ یعنی ایڈیٹر الحکم کہ در تعریف و توصیف مرزا اوراق الحکم سیاہ میکرد ۱۲۔

۱۱ اعجاز المسیح مصنفہ مرزا قادیانی +
۱۲ کما قال اللہ تعالیٰ فی الواقعہ۔ هذا نزلهم یوم الدین
۱۳ کما قال اللہ تعالیٰ۔ وما ادراک ما یوم الدین ثم ما ادراک ما یوم الدین یوم لا تملک نفس لنفس شیئا والامر یومئذ للہ ۱۲۔

+ یہ لقب کوئی مذہبی نہیں۔ مذہبی لقب تو صرف مسلمان ہے بلکہ یہ لقب عملی ہے اور بس (اڈیٹر)

اور عار مخالفت حدیث کی اپنے ذمہ سے اپنے مخالفین کے سامنے اٹھانا چاہتے ہین۔ اگر یہ لوگ اہل حدیث ہین تو پھر اہل حدیث سے عمل بالحدیث کی وجہ کو یہ شماتت وعداوۃ کیسی اور انکے لئے القاب نازیبا و ناپسندیدہ کی تجویز جیسے وہابی وغیرہ کیسے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ اہل حدیث نہین ہین بلکہ وہی حنفی نعمانی وغیرہ ہین اب ہم کو یہ دکھلانا ہے کہ حنفی اہلحدیث کے لقب سے ملقب ہونیکے مستحق ہین اور اس لقب مبارک سے وہ سرفراز و ممتاز ہو سکتے ہین یا نہین۔ یہ تو ظاہر و ہویدا ہے کہ ہر دعوی پر دلیل کا ہونا نہایت ضروری ہے اور دعوی بلا بینہ مسموع نہین ہوتا بلکہ قابل رد و طرد ہوتا ہے حنفیون کے اس دعوی پر کہ ہم اہل حدیث و عامل بالحدیث ہین کوئی دلیل نہین ہے اور اسپر کوئی حجت و برہان قائم نہین کر سکتے بلکہ بخلاف اس کے مشاہد ہے۔ اور اہل حدیث اپنے اہل سنت و اہل حدیث ہونیکے شواہد کہتے ہین اور انکے پاس دلائل کتاب و سنت کے اسپر موجود ہین۔ قال اللہ تعالی مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا یعنے جو تم کو رسول حکم کرین اسکو لیلو اور جس سے منع کرین باز رہو۔ وقال صلعم علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین من بعدی یعنے میری سنت اور طریقہ خلفاء راشدین پر قائم رہو۔ وقال من رغب عن سنتی فلیس منی یعنے جو میری سنت سے پھر او مجھ سے نہین ہے۔ و قال من احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ۔ یعنے جس نے میری سنت کو پسند کیا پس بیشک اس نے مجھکو دوست رکھا اور جس نے مجھکو دوست رکھا وہ میرے ساتھ جنت مین ہوگا۔ سنت کے مخالفو تم جو جھوٹی محبت رسول کے مدعی ہو اور سنت سے متنفر اور اہل حدیث کو محب رسول نہین سمجھتے ہو ذرا اس فرمان والاشان سید المرسلین کو دیکھو اور شرماؤ آپ کہنا یہ ہے کہ سوائے فرقہ اہل حدیث کے سنت رسول کا کون طالب ہے اور اسکی رغبت کون رکھتا ہے اور سنت رسول کا کون جامع ہے اور اس کا کون متبع ہے یقیناً منصفین بجز اہلحدیث کے کسی کو نہین بتلا سکتے ہین اور سارے فرقہ مین سوا انکے اور کسی کے لئے اس امر کو نہین دکھلا سکتے ہین کیونکہ متبعین سنت وقت ظہور سلطان سنت و آفتاب عالمتاب کتاب تقلید۔ اقوال و آراء رجال کو ہبا منثورا شمار کرتے ہین کما قیل اذا جاء الصباح یغنی عن المصباح وللہ در القائل ؎

بقول مصطفے از انتزاع دیگران ماندم
شہود یار مانع گردد از اغیار عاشق را

بخلاف فرقہ مقلدین کے کہ وہ آخذ برائے امام ہین۔ نہ بروایت سید الانام دیکھو اصحاب حدیث قدیماً و حدیثاً حدیث ہی کے عامل اور اسیکے طالب رہے اور آثار سید الابرار کو اسکے معدن سے آخذ اور اسکے حافظ رہے اور لوگون کو اسکے اتباع کیطرف داعی رہے اور اسکے مخالفین پر انکار فرماتے رہے یہان تک کہ یہ لوگ معروف و مشہور باصحاب حدیث و اہلحدیث ہوئے اور ان کے مخالفین اہل تقلید انکے برعکس ہوئے یعنے حفظ احادیث سے کنارہ ہوگئے اور اسکی معرفت سے دور ہوگئے اور حدیث صحیح و ضعیف کی تمیز سے بے بہرہ ہوگئے۔ اور صحبت اہلحدیث سے کنارہ ہوئے اور حدیث اور اہل حدیث پر طعن کرنے لگے اور ان کے لئے برے القاب مقرر کئے جیسے نواصب و مشبہ و حشویہ و مجسمہ وغیرہ کما ذکرہ فی الغنیۃ۔ پس یہ سب دلائل ظاہرہ و شواہد قائمہ واسطے اہلحدیث کے ہین کہ لوگ احق ہین ساتھ حدیث کے باقی فرقون سے اور یہ تو معلوم ہے کہ اتباع نام ہے عمل بسنن رسول اللہ صلعم اور تسلیم امر رسول اللہ کا جو صحیح ہو چکے۔ اور اہل ہوا و اہل بدعت اس سے بہت دور اور سخت نفور ہین پس یہ علامت ظاہرہ و دلیل واضحہ شاہد ہین کہ یہی لوگ مستحق اہلحدیث و اہل سنت کے ہین اور بدعتی ہوا پرست اس سے خارج ہین اور علاوہ اسکے اور علامتین بھی ہین۔ اولاً اہل حدیث اقوال ناس و کردار رجال کو بسبب حدیث رسول کے ترک کردیتے ہین۔ اور اہل تقلید حدیث رسول امین کو بسبب اقوال رجال کے ترک کرتے ہین۔ ثانیاً اہلحدیث اقوال رجال کو احادیث رسول پر پیش کرتے ہین۔ پس موافق کو مان لیتے ہین اور مخالف حدیث کو ڈال دیتے ہین۔ اور اہل تقلید اقوال رسول کو اقوال ناس پر عرض کرتے ہین پس جو حدیث انکے رائے و مذہب کے موافق ہوتی ہے اسکو قبول کرتے ہین اور جو مخالف ہوتی ہے اسکو رد کرتے ہین یا تاویل و تحریف کرتے ہین۔ ثالثاً اہل سنت وقت تنازع و اختلاف کے لوگون کو طرف کتاب و سنت کے بلاتے ہین اور اہل بدعت اس وقت آراء رجال اور ان کے معقولات کی طرف جھکاتے ہین۔ رابعاً اہل حدیث کے نزدیک جب حدیث رسول اللہ صلعم کی صحیح روایت سے ثابت ہوجاتی ہے تو اسپر عمل و اعتقاد سے باز نہین رہتے اور اسکے موافق و مخالف کا کچھ خیال نہین کرتے اور اہل تقلید صحیح روایت کے ثابت ہونے پر اگر وہ تقلید

ahmadimuslim.de

موافق انکے اقتدا کے نہین ہے تو اُسکی تردید کی فکر مین ہو جاتے مین اور صحیح حدیث پر عمل کرنے مین کسی مقتدا کے موافقت کو تلاش کرتے ہین بدون اسکے حدیث اُن کے نزدیک حجت نہین ہے حالانکہ امام شافعی ایسے لوگون پر جو کہتے ہین کہ ہم حدیث پر عمل نہین کرینگے جب تک ہم یہ نہ جان لین کہ اسکا کوئی قائل و قابل بھی ہے سخت انکار کیا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ بلکہ واجب ہے اسپر جسکے پاس حدیث صحیح ہو گئی کہ وہ اس حدیث کے ساتھ وہی معاملہ کرے جو صحابہ وقت سننے حدیث کے رسول صلعم سے کرتے تھے اور امام ممدوح یہہ بھی فرماتے ہین کہ تمام مسلمانون کا اجماع و اتفاق ہے کہ جب کسی پر حدیث رسول اللہ صلعم کی ظاہر ہو جاوے تو اُس کو یہ حق نہین ہے کہ اس حدیث کو کسی کے قول و فعل کے سبب سے چھوڑ دے اور یہہ علامت سب علامتون سے اہل حدیث مین بہت ہی ہوئی ہے کہ یہ لوگ حدیث رسول اللہ صلعم کو کسی کے فعل و قول کی وجہ سے نہین چھوڑتے کیف ؎

نہاد اہل حدیث است اتباع سنن ... صبا کی رای نیابد گذر درین گلشن
نجاست حب تعلید گو بیا و ببین ... بہار این چمن و خار زار رای زن

خامساً۔ اہل حدیث اپنے کو منسوب نہین کرتے ہین طرف کسی مقالۂ معین اور شخص معین کے سوا رسول اللہ صلعم اور انکی حدیث کے جیسے ماتریدیہ و اشعریہ مثلاً اور حنفی و شافعی و مالکی وغیرہ کے اہل حدیث ان القاب محدثہ اور مقالات مبتدعہ و انتسابات مفتعلہ سے بہت دور ہین۔ انکی نسبت یا تو طرف حدیث و سنت کے ہے یا طرف صاحب حدیث یعنی سید المرسلین کے پس بس۔

سادساً۔ اہل حدیث نصرۃ حدیث صحیح اور آثار سلف کی کرتے ہین اور اہل بدعت اپنے مقالات و مذاہب کی تائید و نصرۃ کرتے ہین۔

سابعاً۔ اہل حدیث جس کسی سے محبت یا عداوت رکھتے ہین تو وہ پر سنت رسول کے رکھتے ہین اور بدعت محبت و عداوت جس کسی سے رکھتے ہین تو وہ اقوال مبتدعہ پر اپنے رکھتے ہین۔

ثامناً۔ اہل سنت سے جب کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اور اسکے رسول اکرم نے یہ فرمایا ہے تو انکے دل اس جگہ ٹھہر جاتے ہین اور کہتے ہین علی الرأس والعین سمعنا واطعنا اور التفات نہین کرتے طرف اسکے کہ ماذا قال فلان و فلان اور اہل بدعت اسکے خلاف ہین انکے قلوب آیت و حدیث سے مطمئن نہین ہوتے جب تک ماذا قال فلان و فلان معلوم نہوے اور تاویل و تحریف، سمعنا و عصینا کہکر جان بچھوڑا لیتے ہین۔

تاسعاً۔ اہل بدعت حدیث و سنت سے اُسی کو لیتے ہین جو انکی خواہش و ہوا کے موافق ہے ضعیف ہو وہ حدیث یا صحیح اور ترک کرتے ہین اُن حدیثون کو جو انکی خواہش و مذہب کے موافق نہو اگرچہ وہ سب احادیث صحیح ہون اور جب اُن احادیث کے رد کو عاجز و مجبور ہو جاتے ہین تو تاویلات مموہہ اور تحریفات مستنکرہ سے انکی تردید کر دیتے ہین۔ ھکذا افادہ العلامۃ محمد بن ہبۃ اللہ ملی کان الی غیر ذلک الشمس پس رعاوی ان ہر یک طائفہ کے طوائف مذکورہ سے ساتھ حقیقت کے بالا بینہ ہے۔

وکل یدعی وصال للیلی
ولیلی لا تقر لھم بذاکا

علامہ ابو المظفر سمعانی فرماتے ہین کہ طریقہ حقہ و عقیدہ صحیحہ ساتھ اہلحدیث کے ہے کیونکہ انہون نے اپنے دین و مذہب و عقیدہ کو خلفا عن سلف قرناً عن قرن رسول اللہ سے اخذ کیا ہے اور آن حضور کی دعوتون کی معرفت دینے پر دین مستقیم و صراط قویم کی طرف آن حضور نے لوگون کو بلایا ہے) کا کوئی طریقہ نہین ہے بجز اس طریق کے جسپر اہلحدیث چلے ہین اور اور فرقے لیس انہون نے دین کو طلب کیا بغیر طریقہ اصحاب حدیث کے اسواسطے کہ وہ لوگ اپنے معقول و آراء کی طرف لوٹ گئے پس جب کوئی آیت و حدیث سنی تو اسکو اپنے عقول کے معیار پر پیش کیا پھر اگر وہ ٹھیک سے ہوا تو اسکو مان لیا اور اگر انکے میزان عقل مین مستقیم نہوا تو اسکی تردید کر دی اور اگر کسی وجہ سے اس حدیث کے قبول سے مجبور ہوئے تو تاویلات بعیدہ اور معانی مستنکرہ سے اسکی تحریف کر دی اور راہ حق سے کنارہ ہو گئے اور دین کو پس پشت ڈالدیا اور حدیث و سنت رسول کو اپنے قدمون کے نیچے کر لیا کما لا یخفی علی من نظر فی کتب اصول الحنفیۃ من رد الاحادیث الصحیحۃ بالقواعد المخترعۃ والاقوال المبتدعۃ لیکن اہل حدیث نے کتاب و سنت کو اپنا امام بنایا ہے اور دین کو انہی دونون اصول سے اخذ کیا ہے اور جو کچھ انکے معقول و خواطر و آرا مین واقع ہوتا ہے اسکو کتاب و سنت پر پیش کرتے ہین پھر موافق کو قبول کرکے خدا کا شکر ادا کرتے ہین اور مخالف کو ترک کرکے کتاب و سنت کی طرف متوجہ ہو جاتے ہین اور اپنے نفس کو متہم کرتے ہین کیونکہ کتاب و سنت رہنما طرف حق کے ہے اور انسان کی رائے کبھی حق اور کبھی باطل ہوتی ہے نکیف لا اعتماد امام الطریقۃ ابو سلیمان دارانی

ahmadimuslim.de

غرض اس قسم کے فسادات ہمارے حنفی بھائی کرتے ہیں مگر ہم مظلوم ہیں لہٰذا گذارش ہے کہ ہم کو کوئی تدبیر بتائی جاوے۔ خاکسار عبد النعیم خان۔

ایڈیٹر کہاں ہیں وہ لوگ جو اہل حدیثوں کو فسادی بانی اور مقدمہ باز کہا کرتے ہیں۔ وہ ذرہ انصاف سے کہیں کہ فسادی کون ہے۔ پس ہمارے خیال میں تو یہ ہے کہ اگر اہل حدیث اپنی معذوریت کے خیال سے مسجد متنازعہ میں جانا ہی ضروری جانتے ہیں اور مقدمہ کر سکتے ہیں تو کوئی صاحب جسکو روکا گیا ہے دفعہ ... میں فوجداری میں درخواست کر دے اور جن جن لوگوں نے روکا ہے ان کے نام لکھا دیں۔ اپنا حق ثابت کرنیکے لئے فیصلہ جات ہائیکورٹ پیش کر دیں جو ایک رسالہ فتوحات اہلحدیث میں چھپے ہیں۔ قیمت ۲ دفتر سے ملتا ہے۔ خدا اپنے بندوں پر رحم فرماوے۔

بے سود کام نہیں چلیگا

حسب ذیل احباب کی قیمتیں نومبر میں ختم ہیں ۲۲ نومبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ اگر کسی صاحب کو خدانخواستہ آئندہ خریداری منظور نہ ہو یا چند روز کے لئے قیمت بھیجنے میں دقت ہو تو بواپسی ڈاک مطلع فرمائیں تاکہ وی پی واپس آنے سے مطبع کا ناحق نقصان نہ ہو۔ مینیجر

۱	امرتسر	۴۵	دہلی
۳	امرتسر	۴۷	لاہور
۱۸	مظفرگڑھ	۴۸	مظفرپور
۲۲	مئوناتھ بھنجن	۵۱	شام کوٹ
۲۳	مئوناتھ بھنجن	۵۴	علیگڑھ
۲۹	بھوپال	۶۳	آرہ
۳۲	چکروٹہ	۶۴	آرہ
۳۷	کہڑی	۶۶	سوامیہ
۳۹	بنارس	۷۶	پانڈو گڑھ
۴۰	ڈیرہ دون	۷۷	کلس کامان
۴۱	نگلہ وہری	۸۵	اندور
۴۲	مردان	۸۸	ناگپور

۹۶	جالندھر	۶۶۹	جھگیاں غلام فرید
۱۰۵	لکھوکے	۶۷۰	باغ بلیدوال
۱۱۱	حیدرآباد دکن	۶۷۸	پٹیالہ
۱۱۳	فیروزپور	۹۳۶	گھنڈوہ
۱۱۷	بردوان	۹۳۹	الموڑہ
۱۲۰	ڈیافوال	۹۴۰	لکھی جولا
۱۲۳	قادیان	۹۴۱	دہلی
۱۲۸	مدراس	۹۴۴	مئوناتھ بھنجن
۱۳۰	مروتپور	۹۴۶	رگھوپور جوہیا
۱۳۲	کریام	۹۴۸	وچا
۱۴۲	حیدرآباد دکن	۹۵۰	چوہان
۱۴۹	لاہور	۹۵۲	لکھنو
۱۶۶	امرتسر	۹۵۴	ملتان
۱۷۲	امرتسر	۹۵۶	قنوج
۱۸۲	بجنور	۹۵۸	سرسہ
۲۶۶	ماہنگو	۹۶۱	کوٹلی لوہاراں
۲۵۴	پہاڑپور	۹۶۹	تہازی
۲۶۲	بلرام پور	۹۷۳	مہنار
۳۱۴	سیالکوٹ	۹۷۶	شاہجہانپور
۳۴۲	امرتسر	۹۷۹	مبارکپور
۴۰۲	بنارس	۹۸۱	پنڈوری وڑیچ
۴۰۸	سوائی مادھوپور	۹۸۲	بدایون
۴۲۲	بہیم سر	۹۸۳	سوہدرہ
۴۳۱	بانکی پور	۹۸۶	کرنول
۴۴۱	دہلی	۹۸۷	آرہ
۵۵۳	حلقہ جاؤ	۹۸۹	کڈپور
۵۸۵	ایلور	۹۹۲	حویلی بہادر
۶۲۴	سوہیار خورد	۹۹۳	حاجی پور
۶۶۶	آرہ	۹۹۴	کلکتہ

ahmadimuslim.de

۹۹۸	حیدرآباد دکن	۱۲۸۹	گلہٹہ
۹۹۸	سہارنپور	۱۲۹۲	بھٹائی
۹۹۹	چاندپور	۱۲۹۸	ملود
۱۰۰۲	سرینگر	۱۲۹۹	سیالکوٹ
۱۰۲۷	اکبرپور	۱۲۱۸	ٹسن
۱۲۶۳	کمریالنوان	۱۲۹۶	شوربیا
۱۲۰۴	[illegible]	۱۳۰۲	بہیداپیل
۱۲۰۹	[illegible]	۱۳۳۴	مستی چک
۱۲۸۰	[illegible]	۱۳۶۵	[illegible]
۱۲۸۱	[illegible]	۱۳۴۲	[illegible]
۱۲۸۲	[illegible]	۱۳۲۷	[illegible]
۱۲۸۳	بیاپور	۱۳۴۸	[illegible]
۱۲۸۵	[illegible]	۱۳۶۵	[illegible]
۱۲۸۶	پشین	۱۲۱۱	ڈسکہ
۱۲۹۷	[illegible]	۱۲۱۶	[illegible]
۱۲۹۸	[illegible]	۱۴۲۲	[illegible]

مسافر آگرہ کی شدھی

۲۳ اگست کے مسافر میں ایک بڑے آدمی کو آریہ بنانے کی

[illegible] دہلوی اور حاجی اور کیا نہیں کیا القاب دیئے گئے تھے یہی دکھایا گیا تھا کہ [illegible] مولوی صاحب مولوی ثناء اللہ سے مظفرنگر میں پڑھتے رہے ہیں۔ اس [illegible] کی قلعی کھولنے میں ہم سے ذرا سا تساہل ہوا۔ تو [illegible] غیرت سے [illegible] کا جواب دینے کو وہ بزرگ جنکی شدھی پر اتنا بے جا فخر کیا گیا [illegible] اہلحدیث میں بھیجے۔ لہذا وہ اس کا جواب خود دیتے ہیں (اڈیٹر)

مسٹر مرزا بیگ ساکن کہتولی ضلع مظفرنگر جس کا ذکر پنڈت بہوجدت نے اخبار مسافر ۲۳ اگست میں شدھ ہونے کا کیا ہے۔ [illegible] کا مختصر حال درج کرتا ہوں۔

[illegible] مظفرنگر میں درزی کا کام کرتا تھا۔ وہاں سے روزگار کی تلاش میں آگرہ چلا آیا۔ وہاں کہتولی کا باشندہ [illegible] ہے میری نشست برخاست رہی۔ میرا ایک شخص محب اللہ صاحب مظفرنگر سے [illegible] روپیہ دینے تھے۔ [illegible] اور [illegible] صدر بازار آگرہ نے مجھ سے کہا کہ اگر تم آریہ سماجی ہو جاؤ تو ہم تمہارا یہ قرض [illegible] کاغذ لیکر تصفیہ کرا دینگے اور چالیس پچاس کی ملازمت [illegible] دینگے۔ [illegible] مجھے سماجی تعلیم کی تصدیق ہوئی۔ [illegible] میرے دل میں [illegible] اسلام کی نسبت کوئی بدگمانی پیدا ہوئی۔ لہذا اب میں مولانا [illegible] صاحب کی خدمت میں [illegible] کہ یہ سماج کی علامت [illegible] کا اظہار التماس کرتا ہوں [illegible] ڈاک [illegible] اہلحدیث کی خدمت میں بھیجدیں تاکہ میں اپنی [illegible] سبکدوش ہو جاؤں۔

نیز اخبار ۲۳ اگست میں یہ بھی دیکھا تھا کہ میری نسبت پنڈت جی نے لکھا [illegible] مولوی ثناء اللہ صاحب کا شاگرد ہوں اور ان سے قرآن مجید پڑھتا رہا [illegible] بالکل جھوٹ ہے میں نے یہ ہرگز نہیں [illegible] میں کہتا بھی کیوں کر جبکہ مولانا [illegible] مظفرنگر میں کبھی ہیں ہی نہیں۔ ہاں ایک دو یوم کے لئے کبھی جلسہ پر گئے اور چلے آئے۔ آپ تو میری شکل سے بھی واقف نہیں۔

میرے خیال میں اگر آریہ سماج میں کوئی بات سچی بھی ہوتی تو آریہ سماج کے ایسے [illegible] کی کذب بیانی سے خواہ مخواہ ایک متلاشی حق کو نفرت ہوتی [illegible] مختصر یہ کہ میں ایک منٹ کے لئے بھی اسلام سے خارج نہیں ہوا [illegible] سے ہوا۔ مگر افسوس کہ [illegible] دنیا کا وعدہ بھی انہوں نے پورا نہیں کیا۔ لہذا میں لا الہ الا اللہ پڑھتا ہوا اس شیطانی جال سے نکل آیا ہوں

مرزا بیگ

۱۹ اکتوبر سنہ ۱۹۰۸ء

غریب فنڈ

ذیل مندرجہ ذیل رقوم وصول ہوئیں۔

سکرٹری انجمن اسلامیہ باہم (رسائل) ۸

بذریعہ از حسین خان والا ڈاکخانہ قصور (رسائل) ۸ — گنتوری فنڈ

محمد عبداللہ [illegible] چک گیا (رسائل) ۸

منشی سراج الدین صاحب لدھانہ ۱۲

مولوی محمد احمد صاحب ناظم اٹاوہ

الہی بخش [illegible] ایک [illegible]

کل [illegible]

ماہ [illegible] غریب فنڈ

باقی [illegible]

پانچ اخبار بنام سید محمد شاہ [illegible]

بھیجے گئے (اڈیٹر)

انتخاب الاخبار

امرتسر میں تاحال بخار میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ اوسط تعداد اموات روزانہ ڈیڑھ سو سے زائد ہوتی ہے۔ خداوند کریم رحم فرمائے۔

حیدرآباد دکن کی تباہی کی خبر پڑھکر ہمنے سب احباب کو خط لکھے گئے تھے۔ جن کے جواب بھی بعض احباب کی طرف سے وصول ہوئے۔ باقی صاحب بھی اپنی اپنی خیریت سے اطلاع دیں۔ کچھ احباب فوت بھی ہوگئے ہیں۔ اُن کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ جناب ایڈیٹر صاحب الہادی نے خط کے جواب میں وہاں کی کچھ مفصل کیفیت لکھ بھیجی ہے چونکہ اس سے صاحبدل بہت کچھ عبرت حاصل کرسکتے ہیں اسلئے ذیل میں درج کیجاتی ہے۔ وھو ھذا

حیدرآباد کی جو خوفناک خبریں آپ تک پہنچی ہیں وہ بہت صحیح ہیں۔ اصل یہ ہے کہ شہر کے باہر ایک ندی بہتی ہے جسکا نام رود موسیٰ ہے۔ شہر پناہ۔ آبادی اور ندی کے درمیان ایک سڑک ہے۔ یہ ندی شہر کے بازو بازو بہت دور تک چلی گئی ہے۔ اسکا عرض کوئی سو قدم ہوگا بارش میں اچھا بہتی ہے اور موسم گرما میں بالکل سوکھ جاتی ہے لوگ جوتے پہنکر چلے جاتے ہیں۔ چونکہ حیدرآباد میں یہ موسم بارش کا ہے اسلئے جھڑی ہوئی تھی۔ ۲۹ شعبان کو بارش شروع ہوئی۔ اور ایسی کثرت کی بارش ہوئی کہ غرہ رمضان کو صبح برابر زور کی برستی رہی۔ سات کا وقت تھا اور رمضان کی پہلی تاریخ تھی۔ لوگ اپنے اپنے گھروں میں بیفکر سو رہے تھے۔ کوئی دو بجے رات کو ایکدم سے ندی کا طغیانی شروع ہوئی۔ شہر پناہ کو توڑکر شہر میں ہر طرف سے پانی گھس آیا۔ اور تھوڑی دیر میں قریب قریب کے محلوں کو بہا لے گیا۔ جسوقت لوگ ہوشیار ہوکر بھاگے ہیں تھی کمر تک پانی آچکا تھا۔ کوئی بھی نہ بچ سکا۔ جو گھر سے نکل پڑا وہ پانچ دس قدم چلنے کو بعد بہ گیا۔ اور بعض مکانوں کے نیچے دب گیا۔ بعض مرد تو بچ بھی گئے لیکن عورتیں اور بچے بہت ضائع ہوئے۔ اور ایسی جن محلوں میں پانی نہیں پہنچا تھا وہاں کے لوگ بہ سو اپنے مال بچوں کو صرف اپنی جانوں کو لیکر بھاگ گئے تھے۔ ہزاروں پردہ نشین عورتیں بے پردہ بھاگے جاتی تھیں۔ کچھ بچے اور ضعیف عورتیں اور بیمار لوگ اس دوڑ میں پیچھے رہ گئے۔ اور بعض لوگ جنکے مکان پختہ اور بلند تھے وہ اس خیال سے کہ ادہر چڑھ گئے کہ پانی یہاں نہیں آئیگا لیکن کوئی دم میں پانی وہاں بھی پہنچ گیا اور مکانوں کو گرادیا۔ بعض لوگ مال و زر وغیرہ سنبھالنے میں رہ گئے۔ اور بعض محلوں کے لوگ اس غفلت میں رہے کہ پانی یہاں تک نہیں آئیگا۔ کیونکہ بہت فاصلہ پر ہے لیکن پانی دوسری طرف سے دوسرے محلوں میں سے ہوتا ہوا پہنچ گیا۔ بھاگنے کی مہلت نہ ملی۔ صبح تک ایک کہرام مچا ہوا تھا۔ پانی کو بہاؤ میں زور بہت تھا اسلئے جو اس کی زد میں آیا نہ بچ سکا۔ بڑی بڑی عمارتیں جنکو لوگ قلعہ کہتے تھے اُن کا نشان تک باقی نہ رہا۔

پانی جہاں تک گیا گھٹنوں برابر اگر رکیا تھا وہاں کے مکان بھی سب منہدم ہوگئے جب صبح ہوئی پانی کم ہوگیا تو عجیب قہر الٰہی نظر آرہا تھا۔ ہزاروں لوگ کیا مرد کیا عورت اور ہزاروں مویشی جابجا مرے پڑے تھے۔ اور جو بہ گئے اُنکا ذکر ہی نہیں۔ صبح کو پہلے پہل جو سرکار کی جانب سے کام شروع ہوا وہ مُردوں کا اُٹھانا تھا۔ مُردوں کو شہر سے دو تین میل کے فاصلہ پر بڑے بڑے گڑھے کھودکر سرکاری لوگ اُن میں ڈال آتے تھے۔ پانچ چھ روز تک یہی کام رہا۔ عفونت بہت ہوگئی تھی۔ ہزاروں مویشی مردہ کو گھاس و لکڑ وغیرہ میں جلا دیا گیا۔ ابتک بعض گری ہوئی مکانوں کے نیچے سے مردے نکل رہے ہیں مگر کیڑے پڑ گئے ہیں۔ گل گئے ہیں۔ جو لوگ بچ نکلے وہ مسجدوں سراؤں وغیرہ میں بھرے پڑے ہیں جان پر جو لباس ہے اُسکے سوا کوئی دوسرا کپڑا پہننے کو نہیں۔ سرکار انکی امداد کرنیکو تیار ہے لیکن سرکار خود مدد طلب ہے۔ شہر کے سب پل ٹوٹ گئے۔ سڑکیں باقی نہیں رہیں۔ سرکار نے کچھ کپڑا خرید کر لوگوں کو تقسیم کیا۔ کسیکو پہنچا کسی کو نہیں۔ کھانا بھی پکواکر تقسیم کیا گیا۔ شہر کے ٹھوڑے ٹھوڑے محلہ کو گنج سب ندی کی زد میں آکر بہ گئے۔ جو لوگ طغیانی سے مرگئے وہ تو خدا کو سپرد۔ مگر جو زندہ ہیں بسبب تنگ معاشی اور گرانی کے بُری حالت میں ہیں۔ لٹیروں کی کثرت۔ خدا کی پناہ۔ ناداری اور مفلسی نے لوگوں کو اسی پر آمادہ کردیا ہے۔ ابھی نقصان کا ٹھیک ٹھیک اندازہ نہیں ہوا میرے خیال میں ساٹھ ستر ہزار آدمی مرا ہے۔ ندی کے دونوں طرف ایک ایک میل تک پانی کی زد میں کسی مکان کو باقی نہ رکھا۔ صاف میدان ہورہا ہے۔ اس آسمانی قہر کے سوا جو آفت غرضکہ نازل تھی اسکو عرض نہیں کرسکتا۔ مالی نقصان بہت ہوا ہے۔ بیگم بازار ساہوکاروں اور سوداگروں کا بڑا محلہ ہے۔ بیس بائیس کروڑ کی مالیت کا مشہور تھا پورا بہ گیا ہے۔ بیوں تو ہزاروں اعلیٰ کے پاس کچھ نہ کچھ تھا ہی۔ اور مکانات کی تباہی یہ سب کروڑوں کا نقصان ہے۔ لاوارث مال جو ندی میں مردوں کا اُٹھانے کیوقت لوگوں کو ملا ہے اور سرکاری لوگوں کو خبر تک نہوئی ہمیں کئی سو آدمی مالدار و تونگر ہوگئے۔ اور جو مال سرکار میں داخل ہوا ہے وہ لاکھوں کی قیمت کا ہے

اہلحدیث اوست سلطان ہرچہ خواہد آں کند ٭ عالمے را در دمے ویراں کند

چونکہ

آئندہ ہفتہ ۳۰۔ اکتوبر کو اہلحدیث کا پانچواں سال ختم ہوگا اسلئے حسب دستور ۳۰۔ اکتوبر کو تعطیل ہوگی۔ اور ۶ نومبر کو چھٹی جلد کا پہلا پرچہ ناظرین کی خدمت میں حاضر ہوگا۔ انشاء اللہ منیجر

پچاس سے برابر [illegible] حاجی محمد کا ایک لڑکا اور لڑکی [illegible] ناظرین سے [illegible] دعاء مغفرت کی درخواست ہے

جناب حافظ عبدالمنان صاحب وزیرآبادی کی لڑکی صاحب اولاد فوت ہوگئی ہیں۔ صاحب موصوف ناظرین اہلحدیث سے جنازہ غائب کی استدعا کرتے ہیں۔ [illegible] پڑھا گیا۔ اللہم اغفرلہا

کارخانہ مخزن الادویہ

واقع محلہ سبزی باغ ڈاکخانہ مراد پور ...

کارخانہ ہذا کو چند سال سے زیر سرپرستی و زیر نگرانی ... صاحب قایم ہے جس میں ہر ایک قسم کی ادویہ مفردہ و مرکبہ مثلاً روغنیات وعرقیات ومربجات وغیرہ کا بہت ہی صفائی و عمدگی کے ساتھ انتظام کیا گیا ہے۔ اور بکفایت قیمت ... ہیں۔ طلبا ... کے ساتھ خاص رعایت کی جاتی ہے۔

نوٹ: جناب حکیم صاحب ... ہر مریض کی ... مریض کی ... مفت ...

المشتہر

منیجر کارخانہ مخزن الادویہ متصل مطب حکیم مولوی نجم الدین صاحب محلہ سبزی باغ ڈاکخانہ مراد پور ...

حب الشفا

چھوٹی ... کی قیمت

یہ گولیاں کشتہ وغیرہ سے مبرا ہیں صرف نباتات سے مرکب کی گئی ہیں ... اور ... کی ضرورت نہیں ... اور خاص و عام بھی یہ بات کو پسند کرتے ہیں۔ ہم ان گولیوں کی جسقدر تعریف کریں بجا ہے شفا منجانب اللہ ہے۔ اور علاج کرنا سنت ہے۔ ان گولیوں کے تجربہ نے ہمکو مطمئن کر دیا ہے ... اس گولی میں کوئی چیز ایسی نہیں کہ ہندو لوگ اسکے کھانے سے انکار کریں۔ مسلمان اور ہندو سب اسکو لیتے اور کھاتے ہیں اور فائدہ اٹھاتے ہیں معمولی گولی ... کے برابر ہو۔ اور بڑی گولی چنے کے برابر ہو۔ اور چھوٹی گولی ... کے برابر ہے جن جن مرضوں کو مفید ہے۔ انکا نام لکھا جاتا ہے۔ مصفی خون۔ دافع آتشک۔ دافع ... بخاری ... دافع وجع المفاصل۔ دافع امراض ریاحی۔ دافع قبض و ... دافع ... پیٹ کے کیڑوں کو دور کرنیوالی ... کھجلی ... دفع کرنیوالی ... اور بینائی میں فرق آجاتا ہو۔ اور ... اسکو ... دفع کرنیوالی ہے شیرخوار بچوں کے

ذیل فتاوے

... کے واسطے بہت مفید ہے۔ ملنے کا پتہ ذیل ہے

مقام ... تحصیل ... ضلع ... حکیم مولوی عبد اللطیف

مصنفہ جناب مولانا مولوی سید عبد الجبار صاحب غزنوی چھپکر تیار ہوگیا ہے۔ جسمیں اعتقادات وعبادات ومعاملات ودیگر احکام الٰہی بڑی تحقیق وتدقیق اور مفصل طور سے قرآن وحدیث سے مدلل کرکے خوب واضح طور پر مع حوالجات کتب لکھا گیا ہے۔ جس کو ہر ایک شخص بآسانی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ امید ہے کہ شایقین اس ... اور ... فائدہ اٹھاویں گے۔ قیمت صرف ... محصولڈاک بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ حسب ذیل ہے المشتہر

محمد یحیی غزنوی بمقام صادق گنج اسٹیشن بکلو گنج روڈ علاقہ ریاست بہاولپور

مقابلہ ثلاثہ

یعنے توریت۔ انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ۔ صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں۔ نیچے حواشی میں فرق بتلایا ہے۔ اور قرآن شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ ہے قیمت ... محصولڈاک

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن

مولوی عبد اللہ چکڑالوی اہل قرآن کے رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب دیا ہے قیمت ۲/

اسلامی تاریخ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات ... بطرز ناول ... بچوں کیلئے بہت مفید ہے قیمت ۱/

المشتہر

منیجر اہلحدیث امرتسر

حسب الارشاد جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب ... مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

جو صرف مین اور دو زبان سے تہے کیا خوب فرماتے ہین۔ کہ جب ستیئر نفس مین کوئی بات آتی ہے تو مین اسپر دو شاہد طلب کرتا ہون کتاب و سنت کے پس اگر شاہد مل گیا تو خیر ورنہ مین اسکو رد کر دیتا ہون ؎ ہذا آخر الکلام فی ہذا المقام بعون الملک العزیز العلام۔

راقم العاجز ابو عبد اللہ مولا بخش خان۔ جمالپور ضلع مونگیر۔

باسم ملک ارمین
اہلحدیثون پر سختی

السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ۔ تاریخ ۶۔ اگست سنہ رواں کو یوم پنجشنبہ کو۔ شب مین ہمارے بڑے بہائی عبد الرحیم خان صاحب سلمہ کی نماز کیلئے جامع مسجد کو گئے ہمیشہ کے موافق انہون نے حنفیون کی جماعت مین شریک ہوکر آمین زور سے کہی۔ بعد نماز کے ان لوگون نے بہائی صاحب کو منع کیا اور کہا کہ تم نہ مسجد مین آؤ اور نہ ہماری جماعت مین شریک ہوا کرو۔ کیونکہ تمہارے آمین زور سے کہنے سے ہماری نماز فاسد ہوتی ہے۔ اور تم نہ آیا کرو نہین تو اچہا نہ ہوگا بہائی صاحب نے کہا کہ کوئی ثبوت نہین ہے۔ یا کہ تمہارے دل سے تمہاری نماز نہین ہوتی۔ غرضکہ انہون نے اس وقت اکیلا دیکہکر بہت کچہ کہا اور بہائی صاحب چپ ہو گئے جب مین چڑہا تو ان لوگون نے انسپکٹر پولیس کو جاکر کہا کہ دیکہو فلان فلان لوگ بیلدار وغیرہ اور میرے والد کا نام کہا کہ یہ لوگ مسجد مین آکر ہماری جماعت مین شریک ہوتے ہین اور آمین زور سے کہتے ہین اسلئے ہماری نماز نہین ہوتی۔ پولیس بندوبست کیجئے ورنہ فساد عظیم برپا ہوگا۔ اور ایسا ہوگا ویسا ہوگا۔ غرض کہ وہ پچاس ساٹھ آدمی گئے تب بلکہ پیشے تو سنا کہ قریب ڈیڑہ سو کے تہے پولیس کے انسپکٹر صاحب بہی مسلمان تہے اور انہین لوگون کے جیسے انکے خیال بہی ہین اور وہ یہان پر نئے ہین۔ حال مین انہون نے گیارہوین بہی کی تہی۔ اور مولود بہی کیا تہا اور اسدن ہم لوگون کا حال انکو معلوم ہوا کہ یہ لوگ گیارہوین وغیرہ یا مولودین شریک ہمکر کہڑے نہین ہوتے۔ اور دو ایک ہمارے بہن کے پیچہے اپنے خیال کے لوگ اس دن وہان پر شریک تہے جبکہ کہڑے ہونیکا موقعہ آیا تو وہ کہڑے نہ ہوئے۔ یعنے شیخ اسمعیل صاحب حرائقش نویس۔ اور احمد علی خان صاحب کلرک ڈاکخانہ تہے۔ غرضکہ انسپکٹر صاحب ناراض ہوئے اور پہلے ہی سے ناراض تو تہے ہی آج جمعہ کے دن انہون نے انسپکٹر صاحب کو جامع مسجد کو بندوبست کے واسطے

اور ہم لوگون کے نام لکہوانے کے واسطے بہیجا۔ سب انسپکٹر صاحب وہان پر جاکر ہم لوگون کے نام وغیرہ لکہ لئے۔ ہم لوگ قلعہ کی مسجد مین نماز جمعہ ادا کرتے ہین اور اگر موقعہ ملا تو کبہی کبہی جامع مسجد مین چلے جاتے ہین۔ ہم لوگ وہان پر نہین تہے بعد نماز جمعہ کے یہ کیفیت معلوم ہوئی ہم سنکر چپ ہو رہے۔ انسپکٹر صاحب نے سب کے مکان پر پولیس بہیجکر بلوایا مگر بلوانے مین عرصہ زیادہ ہو گیا تہا اسوجہ سے انسپکٹر صاحب نے کہا کہ سنیچر کے دن فجر سب حاضر ہون ہم لوگ سب سنیچر کو حاضر ہوئے۔ انسپکٹر صاحب نے کہا کہ دیکہو ہم لوگ تم کو منع کرتے ہین کہ تم فساد نکرو بلکہ دوسری مسجد مین تم لوگ نماز پڑہا کرو۔ انکی جماعت مین شریک ہوا کرو۔ ہم لوگون نے کہا کہ حضور ہم اپنی نماز ادا کرتے ہین اور وہ اپنی نماز ادا کرتے ہین۔ آپ نے فساد اور جہگڑا ہی کیا ہے وہان۔ گیارہوین۔ راسو تدی۔ ڈالا ہورہے۔ میلاد بدعت اور سوم۔ دہم۔ بستم۔ چہلم۔ ششماہی۔ چہ ماہی۔ نوماہی۔ برسی۔ چہلہ۔ بوٹن۔ چالٹن۔ نعل۔ جہنڈے۔ شدے اور چہڑیان وغیرہ اور رجب کے کونڈے۔ اور تعزیہ پرستی۔ نال پرستی۔ قدم پرستی۔ چلا پرستی۔ قبر پرستی۔ بال پرستی۔ وغیرہ وغیرہ امورات شرکیہ مین تو ہرگز شریک نہین ہوتے اور نہ ہونگے انشاء اللہ تعالےٰ۔ اس وجہ سے یہ لوگ ہم سے الگ ہین۔ اور آمین تو فعل رسول مقبول ہے اس سے جو منکر ہے وہ مردود ہے۔ یہ سنکر انسپکٹر صاحب کیا فرماتے ہین کہ بس جی بس ہم کہتے ہین کہ تم وہان پر مت جایا کرو اگر جاؤگے تو ضمانت لی جاویگی یہ سنکر میرے والد صاحب نے بہی انسپکٹر صاحب کو خوب کہا کہ دیکہو جناب آج دن سنیچر کی فجر کو مین جامع مسجد نماز کے لئے گیا تہا تب مجہ فلان فلان شخص نے ایسا کہا کہ اگر تم لوگ ہماری جماعت مین شریک ہو تو اگر ہم ایک تہجر کے سامنے بہی بکرا حلال کرین تو تم کو کہانا پڑیگا۔ نہین تو تم یہان مت آیا کرو۔ اور ہم تمہاری میت کی تجہیز و تکفین وغیرہ مین شریک نہین ہونگے۔ غرضکہ جو جو انہون نے کہا مین پورا لکہ نہین سکتا۔ بعدہ ہم لوگ سب چلے آئے۔ اور پہرمین اور نثار علی خان صاحب دکاندار کے فرزند احمد علی خان صاحب اور نظام علی خان صاحب جاگیردار جناب سکندر خان صاحب کے چچیرے بہائی اور میرے بڑے بہائی صاحب عبد الرحیم خان صاحب اور محمد ابراہیم صاحب پنشنر رسالہ اول اور دو ایک بیلدار رہنے والے جا رہے تہے کہ اتفاقاً اثنا راہ مین مولوی صاحب متعلم دیہ حضرت امروہہ ضلع مرادآباد کے باشندے عرصہ دراز سے یہین پر مقیم ہین۔ محکمہ نظارت عدالت دیوانی مین

بیلدار امروہہ کے ہین تو حضرت مولانا احمد حسن صاحب مرحوم ہی کیون ان مسایل کی تصفیہ نہین کرالیتے (ایڈیٹر)

* ہماری محاورہ مین مسلمان معمار کو بیلدار کہتے ہین۔

+ اتنی تقریر کی حاجت کیا تہی انسپکٹر صاحب چونکہ گیارہوین والے ہین تو ان سے کہا ہوتا گیارہوین والے کی کتاب غنیۃ الطالبین دیکہا کرو

مذکوری رہے اپنا پنشن پاتے ہین۔ فارسی اردو کی کچھ استعداد رکھتے ہین پیشہ معلمی کرتے ہین۔ وضع قطع بالکل مولویانہ اور ہاتھ بہر کی لمبی داڑہی رکھتے ہین۔ اب عقائد اور مذہب کی سنیئے! اگر کسی ذی وجاہت موحد یا موحدین کی جماعت کو دیکھا تو کہدیا کہ بس صراط مستقیم پر عمل کرنے والے یہی لوگ ہین انکا ہر فعل موافق شرع شریف کے ہے۔ باقی فرقہ راہ راست سے دور پڑے ہین۔ جبکہ کسی مولوی یا قبر پرست سے ملاقات ہوئی تو لگے گروہ حق پژوہ موحدین کی ہتک کرنے کہ بہائی انکو دشمن خدا اور رسول جانو اپنے بزرگون کا طریقہ ہرگز نہ چہوڑو یہ فرقہ نیا نکلا ہے۔ پیشتر غیر مقلد کہلاتے تہے؟ ہمنے اور ہمارے آبا و اجداد نے کبہی نام بہی نہ سنا تہا۔ دراصل یہ لوگ وہابی ہین اور لوگون کو دہوکہ دینے کیلئے اپنے کو موحد یا اہلحدیث مشہور کرتے ہین۔ یہ لوگ واجب القتل ہین چونکہ لوگ مقطع و مہذب اور وضع ترکیب مولویانہ اور علم فارسی وعربی سے کسی قدر واقف ہین۔ بمصداق؛ اندہون مین کانے راجہ؛ یہان کے جہال مین مولوی صاحب کہلاتے ہین۔ گو مین دراصل عبدالرحیم اور رکا بہی مذہب رکہنے والے میرے پاس کتاب مفتی المومنین تہی اس مین دہلی کا ایک فیصلہ ہے اور کمشنر صاحب بہادر کے دستخط بہی ہین کہ فرقہ حنفیہ اور اہلحدیث باہم ایک مسجد مین نماز پڑہین اور فریقین کوئی کسیکو منع نکرے اپنے اپنے طریقہ پر نماز ادا کرے ایکدوسرے کے پیچہے نماز ہوجاتی ہے اور اُس فیصلہ کے آخر مین علماء کرام کی مہرین بہی ہین۔ غرضیکہ ہم لوگ انسپکٹر صاحب سلامت یا کرامت کے مکان پر پہونچے اور معمولی سلام کیا اور بیٹہالیے گئے مین نے کہا کہ سرکار نے ہم لوگون کو اختیار دیا ہے کہ تم ایکدوسرے کے پیچہے پڑہ سکتے ہو۔ اور یہ دہلی کا فیصلہ موجود ہے آپ پڑہ لیجئے۔ بڑے غصہ مین آکر کہنے لگے کہ مجہے علم نہین مین پڑہتا نہین ایسا اور ویسا کہا اور پہر کہا کہ کیا تم وہان پر جاؤگے مین نے کہا جی ہان جاؤنگا بلکہ ضرور جاؤنگا۔ پہر پولیس کی دہمکی دینا شروع کیا مین نے کہا کہ حضور۔ اتنے گرم کیون ہوتے ہو حق بات کہتا ہون۔ پہر مسکرا اور تیز ہوئے اور چیف صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر کو کہا کہ ابہی انکا نام لکہو اور ضمانت کا حکم لگاؤ۔ پہر مجہسے پوچہا کہ تم جاؤگے؟ مینے کہا جی ہان۔ مین اور بہائی عبدالرحیم خانصاحب اور معین الدین خطیب سے کہا تہے نہ تو بیٹہے رہو باقی صاحب چلے گئے خیر بیٹہے جو کچہ کہ میرے دل مین تہا خوب کہا۔ اور بعد مین انکے چلا آیا۔ اور بہائی صاحب وغیرہ بہی چلے آئے۔ دیکہیئے آجکی تاریخ تک تو ضمانت نہین ہوئی اور ذریعہ۔ اور بہلا حضرت ان سے ہیسے کیسے بنی؟ یہ بدعتی مشرک اور ہم لوگون کو کہتے ہین کہ تم بہی ایسا ہی کرو۔ اور ڈاکٹر محمد بشیر صاحب کہتے ہین کہ باہم اتفاق کرو اور ملکر چلو تو بہلا حضرت کیسا ہوگا؟ بہلا ڈاکٹر صاحب نے اور چند آدمیون نے یہان پر انجمن مقرر کیا ہے۔ ہر اتوار کی شام کو لیکچر ہوا کرتے ہین۔ اتفاق باہمی اور حاکم وقت کی اطاعت۔ ایسے ابواب پر لیکچر دیئے جاتے ہین۔

بعد کے واقعات ہم لوگون پر یا سہم کے حنفیون نے اور ہم بیچارون کا مسجدون مین ہمارا جانا بند کردیا۔ بالکل ہم مین کا کوئی آدمی جامع مسجد کو نہین جاتا ہم لوگ دو دفعہ جناب انسپکٹر صاحب کے مکان پر فریاد لے گئے کوئی شنوائی نہین ہوئی ہمنے انسپکٹر صاحب کو عرضیان وغیرہ بہی دین مگر ہم کو انسپکٹر صاحب نے کچہ بہی نہین کہا ان حنفیون نے ہمکو مسجد مین جانے سے منع تو خود کیا اور تسپر دہمکی بہی ایسی دی کہ لاشین گرجائینگی اگر کوئی اہلحدیث مسجد مین آیا۔ اور یہ بات جمعہ کے دن چیف صاحب اور جناب ڈاکٹر محمد بشیر صاحب کے سامنے کہی گئی۔ اور وہ لوگ بہی بہت تہے مگر وہ گواہی کیون دینے لگے تہے ایکدفعہ میرے والد عصر کی نماز کو گئے تہے تو جماعت تیار تہی۔ اور مولوی سبحان بخش صاحب پیش امام تہے۔ میرے والد صاحب ہمیشہ کے موافق جماعت مین شریک ہوئے فیض علی منصرم فوراً الگ ہوگیا اور سب لوگون کو کہا کہ نماز مت پڑہو۔ تکبیر وغیرہ ہوگئی تہی فوراً لوگ الگ ہوگئے۔ اور لوگون نے پوچہا کیون ایسا کیا تو کہا کہ تم کو نہین معلوم؟! ایک اہلحدیث شریک ہے اسکے ملنے سے نماز نہین ہوتی۔ والد نے پوچہا کہ کیا میری وجہ سے؟ فیض علی نے کہا ہان ہان۔ تمہاری وجہ سے۔ والد صاحب نے الگ ہوکر نماز پڑہی۔ بعد مین انہون نے جماعت کے ساتہ نماز پڑہی۔ سب نے غرض مغرب مین بہی ایسا ہی ہوا تین جماعتین ہوئین۔ اور بعد مین والد صاحب کو کہا کہ تم مت آیا کرو نہین تو ایسا ہوگا ویسا ہوگا۔ والد صاحب نے جامع مسجد کو جانا چہوڑ دیا نگینہ مسجد مین جایا کرتے ہین۔ دو ایک دن کے بعد ہم لوگون مین سے اہلحدیث لوگ جلیدار جو باہر دیہات مین کام کرنے کو جایا کرتے ہین وہ دیر سے آئے اور جامع مسجد مین نماز پڑہنے کو گئے تو روکے گئے اور اُن کے ہاتہون سے پانی کے بدہنے تک چہین لئے گئے۔ وہ بیچارے غریب وہان سے نکلکر چلے آئے اور قلعہ کی مسجد مین انہون نے نماز پڑہی۔ اور ہم لوگون کو کہا کہ ہمکو انہون نے منع کیا اور کہا کہ اب سے نہ آیا کرو۔ تم کو قلعہ کی مسجد ہم نے دیدی ہے۔ تم اسی مین جاؤ۔ یہان آؤگے تو ہم ایسا کرینگے ویسا کرینگے۔

ahmadimuslim.de